لاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 4, 1913.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Propriator & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماهی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ — کلکته : چہار شنبه ۲۸ جمادی الثانیه ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 4, 1913.

فہرست

شذرات

من انصار الی الله ۱

اعانۂ مہاجرین ۲

مسئلۂ حج کے مبادي ۳

هفتۂ جنگ ۴

مقالۂ افتتاحیه

مسلمانان هند اور گورنمنٹ کي تعلیمي حکمت عملي ۵

مقالات

دولت بني امیه اور الهلال (۲) ۸

ناموران غزوۂ بلقان

شہادت بطل حریۃ (۲) ۱۲

اعانۂ مہاجرین ۱۵

مراسلات

تصحیح ضروري ۱۶

مدرسه بجاے مکتب ۱۶

قانون ازدواج بدرگاه کي تحریک ۱۷

کیا عرب سے اسلام کي حکومت هٹ جائیگي ۱۷

فہرست چنده زر اعانۂ هلال احمر ۱۹

تصاویر

کیلي پولي کا شفاخانۂ هلال احمر لوح

نیازي بے ۱۳

اسعد پاشا ۴

شذرات

من انصاری الی الله ؟ ؟

در رہ منزل جاناں که خطرهاست بجاں
شرط اول قدم آنست که مجنوں باشي

(۱) جو حضرات بغیر کسي تحریک کے محض اپنے ذاتي جوش اور قلبي وارادے سے اس دعوت کي تبلیغ میں سعی مشکور فرما رهے هیں ' اور فارموں کو طلب کرتے ' رسائل کي اشاعت کیلیے اپنے تئیں پیش کرتے ' اور والہانه و بیقرارانه اس بارے میں خط و کتابت فرما رهے هیں ' نہیں سمجهتا که کن لفظوں میں انکا تذکره کروں ؟ اگر میرا ذاتی کام هوتا تو انکا شکرگذار هوتا ' لیکن اس معاملے میں کسي کي سعي کے شکریه ادا کرنے کا اگر کسي کو حق هے ' تو صرف اسلام کو ' یا اُس خداے اسلام کو ' جس نے آج مدعیوں کي آزمایش کیلیے اپنے دین محبوب کو اسکي غربت اولی میں چهوڑدیا هے ' اور زبان آوران خدمت و جاں سپاري کیلیے ایک میدان امتحان کهولدیا هے که کون بڑهتا هے ' اور کون هے ' جو خدمت ملت کي اس دولۃ عظمي سے فائز المرام هوتا هے ؟

(۲) اسطرح کے بزرگوں کے جوش ایماني اور ولولۂ ملي کو تائید الہي کے اس سلسلے کا پہلا ظہور یقین کرتا هوں ' جو الحمد لله که میرے سامنے هے ' اور جسکي نسبت ایقان کامل اور طمانیۃ واثق کي صدا روز اول هي سن چکا هوں - وه ' جسکا دست مخفي هر ظہور صداقت ' اور هر دعوت حق و هدایت کے تخم کي آب پاشي کرتا ' اور هر اپنے اوپر بهروسه کرنے والے کا ساتهه دیتا ' اور اسکے اندر سے اپني

صداء الہي سناتا اور بلند کرتا ہے ' آج بہي اپني نصرت غيبي کے معجزات دکہلانے پر ويسا ہي قادر ہے ' جيسا کہ ہميشہ سے رہا ہے ' اور ہميشہ رہيگا - پس ضرور ہے کہ اسکي قدرت و حکمت کے مخفي خوارق و عجائب ظاہر ہوں ' اور يقيني ہے کہ اسکا ساتھہ دينے والے اسکي معيت کي فتح يابياں اور کامرانياں بہت جلد اپنے سامنے ديکہليں : اللہ ولي الذين امنوا ' يخرجہم من الظلمات الی النور ' والذين کفروا ' اولياء ہم الطاغوت يخرجونہم من النور الی الظلمات ' اولائک اصحاب النار ' ہم فيہا خالدون (٢ : ٢٥٧)

(٣) جن صاحبان ايقان ' اور جان نثاران اسلام نے محض ايک مبہم و مجمل صداء دعوت سنکر ' اپنا نام بلا تامل بہيجديا ' اور ان تمام خطرات و وساوس سے مرعوب نہ ہوے ' جو ايسے موقعہ پر قدرتي طور پر نفس انساني ميں پيدا ہوتے ہيں ' انہوں نے في الحقيقت راہ جاں سپاري و فدويت کا پہلا امتحان ديديا ' اور اس طريق دعوت ميں في الحقيقت ايک بہت بڑي حکمت يہي پوشيدہ تہي - اس سے يہي مقصود تہا کہ سچي پياس رکہنے والے ' اور جہوٹے مدعيان تشنگي ميں تميز ہو جاے - جنکو سچي پياس ہوگي ' وہ پاني کا نام سنتے ہي دوڑيں گے ' اور پياس کي شدت انہيں اسکا موقع ہي نہ ديگي کہ عاقبت بينيوں اور مصلحت انديشيوں ميں مبتلا ہوں -

پس جن بزرگوں نے بلا تامل قدم بڑہايا ' وہ الحمد للہ کہ پہلي منزل امتحان سے کامياب گذر گئے ' اور بعد کي آنے والي منازل سے گذرنے کا اپنے تئيں مستحق ثابت کر ديا - انکے جوش کي مثال مقدس ' اور انکي سبقت و پيش قدمي کي عظمت قابل احترام ہے - ليکن جو متامل ہوے اور جنکے واواہ قلبي نے خطرات نفساني سے شکست کہالي ' انہوں نے سبقت و آزمايش کي بہترين فرصت کہودي - تائيد الہي عنقريب اس دعوت کو ايک عظيم الشان جماعة کي صورت ميں ظاہر کرنے والي ہے ' ليکن جبکہ اغراض ومقاصد کي اشاعت ہو جائيگي ' تو پہر ياد رہے کہ اسکي طرف سبہي بڑہيں گے ' ليکن انکا اجر ان لوگوں کا سا تو نہيں ہوسکتا ' جنہوں نے خطرات و خدشات کے ہجوم ميں اسکا ساتہہ ديا ہے - اور يہ ايک بہت بڑي معني توفيق الہي ہے ' جس کو ملنے والي ہے ' اب بہي مل رہيگي ' اور جس کو محروم رہنا ہے ' محروم رہيگا : و ذالک فضل اللہ يؤتيہ من يشاء ' و اللہ ذو الفضل العظيم -

(٤) رسالہ اغراض و مقاصد زير طبع ہے - انشاء اللہ ١٥ - جون سے اسکي روانگي شروع ہو جائيگي - مضمون بہت بڑہگيا ہے ' اسليے چہپنے ميں زيادہ وقت صرف ہو رہا ہے - و ما توفيقي الا باللہ ' عليہ توکلت و اليہ انيب -

اعانۂ مہاجرين عثمانيہ

کسيکہ محرم باد صباست مي داند
کہ باوجود خزاں بوے ياسمن باقيست

الحمد للہ کہ اعانت مہاجرين عثمانيہ کيليے الہلال کي صداے الغياث بيکار نہ گئي ' اور اللہ تعالی کے فضل و کرم ميں سے سب سے بڑا احسان کسي بندے پر يہ ہے کہ وہ اسکي اواز ميں اثر ' اور اسکي آہ ميں درد بخشدے -

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ ؟
دو اشک بہي بہت ہيں اگر کچہہ اثر کريں !

اگرچہ عاجز نے اعانت کيليے صرف ضمناً اشارہ کيا تہا ' اور جو کچہہ اپني بساط ميں اس موقعہ کيليے تہا ' صرف اسي کے پيش کردينے پر قناعت کرلي تہي ' ليکن عام طور پر معاونين کرام اور احباب و مخلصين نے جس طرح اسپر توجہ گرامي مبذول فرمائي ' اور جس جوش و خروش سے امادہ اعانت ہوگئے ' سچ يہ ہے کہ وہ ميري توقع سے بہت زيادہ ہے - ميں ديکہہ رہا تہا کہ دو سال سے اعانت مجروحين طرابلس و بلقان کيليے چندوں کا سلسلہ برابر جاري رہا اور ابتک جاري ہے - پس مجہکو خوف تہا کہ شايد لوگ اب کسي نئي تحريک کے سننے کيليے طيار نہوں ' اور چندوں کي صداؤں سے اکتا گئے ہوں - اسليے بہتر نظر آيا کہ بجاے عام تحريک و صداء اعانت طلب کے ' خود اپنے اختيار ميں جو کچہہ ہے ' اسي کيليے کوشش کروں ' اور ناظرين کو اس بارے ميں کوئي زحمت تازہ نہ دوں - گو اس زحمت کو اپنے عقيدے ميں حيات دنيوي کي ہزار نعمتوں سے بہتر سمجہتا ہوں -

پہر يہ خيال بہي ہوا کہ جس دعوت کا سب سے پہلے خود اپنے نفس کو مخاطب نہيں بنا سکے ' ہميں کيا حق ہے کہ اسکے تخاطب کا دوسروں پر بار ڈاليں ؟ اسکے ليے کونسي دليل بتلائي جا سکتي ہے کہ کسي کام کيليے مسلمانوں کو مال و دولت لٹانے کي تعليم دي جاے ' اور خود باوجود ادعاء اسلام ' اپنے تئيں مستثني کرليا جاے ؟ يا ايہا الذين آمنو ! لم تقولون ما لا تفعلون ؟ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون -

يہ ضرور ہے کہ پريس کي موجودہ مالي حالت ' اور نقصان جاري و قائم کے لحاظ سے چار ہزار پرچوں کا ايک سال تک مفت جاري کرنا ايک ايسا امر ہے ' جو اگر کوئي بڑي جرات نہ سمجہي جاے ' تو کم از کم ايک ايسا ارادہ تو ضرور ہے ' جسکي تعميل مشکلات سے خالي نہيں - تاہم اپني نظر ميں يہ کوئي ايسي بڑي بات نہيں ہے ' جس پر لوگوں کو توجہ دلائي جاے - اداء فرض اسلامي کي ايک حقير و ادنی ترين کوشش ہے ' اور جس قدير و مقتدر نے اسکا ارادہ دل ميں ڈالديا ہے ' وہي اسکي تکميل کا سامان ' اور اسکے تحمل کي طاقت بہي بخشديگا ' : و من يتوکل علی اللہ فہو حسبہ -

اس بارے ميں بعض ارباب ہمت کو اللہ تعالی نے جيسي کچہہ توفيق بخشي ہے ' ميں چاہتا ہوں کہ اسکا اعلان ہوتا رہے - اور اسي ليے آجکي اشاعت ميں (اعانۂ مہاجرين) کے عنوان سے بعض خطوط کا اقتباس شائع کيا جاتا ہے ' اور آئندہ بہي شائع ہوتا رہے گا - ان ميں بعض خطوط ايسے ہيں ' جن ميں ظاہر کيا گيا ہے کہ وہ الہلال کي اپيل کو پڑہکر اشکبار ہوگئے ' ليکن ميں اپني وہ آنکہيں انہيں کيونکر دکہلاؤں ' جو انکے خطوط کے پڑہتے وقت انسے کم اشکبار نہ تہيں ؟ اللہ اللہ ! اس دور تنزل و غفلت ' اس ہجوم نا اميدي و مايوسي ' اس حصار نامرادي و ناکامي ميں ايسے نفوس قدسيہ ابہي موجود ہيں ' جو اپنے برادران ديني کے مصائب کا افسانہ سنکر اپني خواتين کا اسباب آرايش ' اور اپني زندگي کي آخري پونجي تک ديدينے پر طيار ہيں ! اور اب بہي ممکن ہے کہ تاريخ اسلام کي گذشتہ روايتيں دلوں اور دماغوں کي صورت ميں مجسم ہوکر اسلام کے ابتدائي انصار و خدام کے کار نامہ ہاے مقدس و عظيم کو زندہ کرديں !! اگر ايسا ہي ہے ' تو ابہي نا اميدي و قنوط کا آخري وقت نہيں آيا ' اور گو چولہا شعلوں کي بہڑک سے محروم ہے ' مگر چنگاريوں کي حرارت مفقود نہيں :

کسيکہ محرم راز صباست ' مي داند
کہ باوجود خزاں بوے ياسمن باقيست

البته افسوس ہے که الہلال کے خریداروں کي رفتار ایسے موقع پر جیسي هوني چاهیے تهي ' نہیں ہے - اور مجهے معاف رکها جاے ' اگر عرض کروں که یه امر واقعي میرے لیے نہایت درد انگیز ہے - زمانه جانتا ہے که الہلال نے کبهی اپني اشاعت کي توسیع کیلیے ناظرین پر بار نہیں ڈالا - صرف ایک مرتبه خاتمه جلد اول کے مضمون میں سرسري طور پر اسکي نسبت توجه دلائي تهي ' اور پهر اسکے بعد اسکا دهرانا تک پسند نہیں کیا ' کیونکه الحمد لله وه اصول و فن تجارت سے جہل و ناواقفیت کا الزام قبول کرنے کیلیے طیار ہے ' مگر اپني ذات کیلیے گدا گري اور دست سوال بڑھانے کا عادي نہیں - اگر یه روش منظور هوتي تو نہیں معلوم آج الہلال کي اشاعت کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتي - یه نقص هو یا نادانی ' لیکن اپني طبیعت کے بدلنے پر قادر نہیں هوں -

مگر یه معامله الہلال کے ذاتي نفع و فائده کا نہیں ہے ' اور جو کچهه اور جیسا کچهه ہے ' وه محتاج تشریح نہیں - پهر اگر اسکي جانب بهي اخوان ملت متوجه نهوں اور اسکے لیے سعی نه فرمائیں ' تو انصاف کا طالب هوں که میرا دل کیوں نه زخمي هو ' اور میري زباں سے کیوں نه آه نکلے ؟

تاهم شکوه کسی حال میں نہیں - ابتدا سے الہلال کا اصول عمل یه ہے که صرف اپنا فرض ادا کرنا - نتائج پر نه کبهی نظر رهی ہے اور نه رهیگی - میري تسکین کیلیے یه یقین بس کرتا ہے که جس ذات سے هم سب کا اصل معامله ہے ' وه دلوں کی نگرانی سے غافل نہیں ' اور جو کچهه کر رها هوں ' اسکے پیش نظر ہے - و الله یعلم سري و علانیتی ' و علیه توکلت و الیه انیب -

ایک غلط فہمي

آخر میں یه ظاهر کر دینا ضروري ہے که جو قیمت اس مد میں الہلال کیلیے آئیگی ' اس سے صرف ۸ آنه - وضع کیا جایگا ' باقی ساڑھے سات روپیے اعانۂ مهاجرین میں چار یا اس سے زیاده قسطوں میں روانه کر دیے جائیں گے - اسے ترکي تمسکات سے کوئی تعلق نہیں ' اور یه ایک ایسا امر ہے جو سب کے سامنے آجایگا -

مسئلۂ حج کے مبادي یورپ کو حج کعبه میں بڑے بڑے خطرات نظر آتے هیں ' پہلے اس مقدس فریضه کي حکمت و غرض و غایت پر ایک مدت تک اعتراضات هوتے رہے که مسلمان اس سے باز آئیں اور طبیعتیں اس سے پهر جائیں ' یه وار کارگر نکلا اور مدنیت فرنگ کے اکثر شیدائي حج کو ایک فضول کام سمجهنے لگے ' لیکن سواد اعظم هنوز اس کي فرضیت هي کا قائل رها - اس گروه کے لیے موسیو هانوتو وزیر فرانس نے پندره برس هوے یه تجویز پیش کي تهي که پیرس کے عجائب خانه " لوفر " کو خالي کر کے کعبه کي شکل میں تبدیل کر دیا جائے ' اور مکۂ مبارک سے حجر اسود کو یہاں منتقل کر کے اسي کو مرکز حج بنادیا جائے - مصر کے مفتي اعظم شیخ محمد عبده نے فرانسیسی اخباروں میں بڑے جوش و قوت سے اس تجویز کي مخالفت کي - آخر یه بات تو دب گئی ' مگر فرانسیسي مقبوضات الجزائر و تونس کے مسلمان سفر حج سے روک دیے گئے - هر سال موسم حج میں ایک سرکاري فرمان شائع هوتا ہے که حجاز میں وبا و طاعون پهیل گیا ہے لهذا حجاج ارادهٔ حج کو ملتوي رکهیں - اس سال مراکش میں بهی اسي حکم کی توسیع مد نظر ہے - مسلمانان روس بهی قیام ڈیوما (روسی پارلیمنٹ) سے قبل سفر حج سے ممنوع تهے ' اب آزادي تو مل گئی ہے ' مگر حکام ایسی شرطیں عائد کرنے کی فکر میں هیں که عدیم عمومیت کے ساتهه اداے فریضۂ حج کے لیے سفر نه کرسکیں - خوف یه ہے که ایام حج میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کا معرکه مجازه میں اجتماع هوتا ہے ' کہیں ایسا نهو که آپس کے مبادلۂ افکار سے اُن میں زندگي کي کوئي مفید روح سرایت کر جاے ' اور پهر یه قوم موت قطعي سے ' که یورپ اسي کے تہیه میں ہے ' بچ نکلے -

حال میں حجاج هند کیلیے بعض نئے انتظامات گورنمنٹ هند کے پیش نظر هیں ' اس نے عام مسلمانوں کے اندر بدگماني پیدا کردي ہے که یه بهي مسئله حج کیلیے ایک بندش ہے -

جدید بندش موجوده واقعات یه هیں که انگریزوں کي ایک جهاز راں کمپني (مسرس ٹرنر ماریسن - اینڈ کو) نے ایرانیوں کي بمبئي پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپني کے جهاز ' جو گویا حجاج کے لیے مخصوص هیں ' خرید لیے هیں - اس خریداري نے دامان هوس پهیلادیے اور کمپني نے گورنمنٹ بمبئي سے درخواست کي که مسافران حجاز کا اُس کو ٹهیکه ملجاے ' اور جو ایک دو مسلمانوں کے جهاز حاجیوں کو عرب لے جاتے اور وهاں سے واپس لے اتے هیں وه بهي اس نفع سے محروم هو جائیں - اس تحریک خواستگاري میں کرایه واپسي کی شرح سب سے زیاده عجیب تهي - جولائي میں رجب و شعبان کے دن هوتے هیں ' ان دنوں میں خاص حج کي غرض سے کوئي کیوں سفر کرنے لگا ؟ حج کا سفر تو عید کے بعد یعني وسط ستمبر سے شروع هوتا ہے ' اور کچهه لوگ ایسے بهي هوتے هیں جن کي طیاریاں اوائل ذي قعده یعني آغاز اکتوبر میں پوري هوتي هیں - کمپني کي فیلسوفي تماشا طلب ہے که ' جولائي میں جانے والوں کا کرایه جهاز بمبئي سے جده تک کے لیے سو روپے ' ۲۶ - اگست تک کے لیے ۱۲۰ ' ۲۷ - اگست سے ۲۵ - ستمبر تک کے لیے - ۱۴۰ ' ۲۶ - ستمبر سے ۱۰ - اکتوبر تک کے لیے ۱۶۰ - روپے کي شرح مقرر

[بقیه مضمون صفحه ۸]

نتایج هیں جو " زپلین " و " مارکونی " و " بیکر " و " ڈکسن " کي صورتوں میں نمایاں هوکر زمانه کو مجبور کردیتے هیں که هر ایک قسم کي علمي و عملي ترقي میں یورپ کے قدموں پر سر جهکادے - لیکن کیا هندوستان میں بهي کوئي ایسا انتظام ہے ' یا گورنمنٹ کي مہرباني سے هوسکتا ہے که هندوستانیوں کے قواے عقلیه آراسته و مهذب بن جالیں ؟ طومار درس میں اعمال ادرا یده کے لیے بهي کوئي گنجایش نکلے ؟ قومي زبان ' قومي لٹریچر ' اور قوم کي تاریخ سے بناے قومیت استوار هوسکے ؟

(۵)

اسلام نے مسلمانوں کو همیشه ظاهر فریبیوں سے بچنے کی هدایت کي ہے ' جس قوم پر هر جانب سے افلاس محیط هو ' جسے تعلیم کے نا کام نتایج دیکهتے دیکهتے ایک زمانه گذر گیا هو ' جس کے لیے عموما اُن مقدمات و مبادي کو محمود بتایا گیا هو جن سے اُس کي بے خبري میں اضافه ' اور تنزل میں ترقي هوتي هو ' ایسي قوم کا علاج سطحي و سرسري دواؤں سے ممکن نہیں - گورنمنٹ کے حسن التفات کا بے شبهه قوم کو شکر گذار هونا چاهیے ' لیکن اگر یه تعلیمي منشور انهیں حالتوں میں نافذ العمل هو گیا اور اصلي و اساسي دقتیں بدستور برقرار رهیں تو مسلمانوں کو صاف کهدینا چاهیے که یه نام نهاد اجزاے اصلاح اُن کے درد کي دوا نہیں هیں - ان سے کسي دوسري جماعت کو خوش کرنے میں مدد لیني چاهیے :-

ما بجامے که ز جم ماند ' قناعت کردیم
نه سکندر بدهید انچه ز دارا ماند

کی - گورنمنٹ بمبئی نے یہ درخواست گورنمنٹ ہند کے پاس بھیج دی، جس نے تمام مقامی گورنمنٹوں سے اس باب میں راے طلب کی، بعد میں گورنمنٹ بمبئی کا سفارشنامہ بھی موصول ہوا کہ یہ درخواست ہر طرح سے منظوری کے قابل ہے - ۱٦ - مئی سنہ ۱۹۱۳ع کو گورنمنٹ ہند نے ہر ایک صوبہ کی حکومت کو اس سفارش کی بھی اطلاع دی، اُن سے راے پوچھی اور اس باب میں عام اسلامی راے سے واقف ہونے کی ضرورت ظاہر کی - اسٹیٹسمین نے یہ واقعات ۲۴ - مئی کی اشاعت میں درج کیے تھے، لیکن دوسرے ہی دن ۲۵ - مئی کے پرچہ میں صاف تصریح کردی کہ گورنمنٹ بمبئی کی سفارش گورنمنٹ ہند نے منظور کرلی ہے -

ما کہ باشیم کہ اندیشهٔ
ما نیز کنند ؟

اسٹیٹسمین کی صاف بیانی سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ گورنمنٹ کی جانب سے اس تجویز کی منظوری کا با قاعدہ اعلان ہنوز نہوا، نسہی، مگر گوشهٔ چشم اسی جانب ہے، اور اہل حل و عقد کے میل خاطر کی حمایت اس کو حاصل ہو چکی ہے - یہ سچ ہے کہ منظوری کی صورت میں مسلمانوں پر سخت ظلم ہوگا، بے شمار تکلیفیں برداشت کرنی ہونگی، بہت زیادہ کرایهٔ جہاز دینا پڑیگا، یہ بھی درست ہے کہ مشرقی طبیعتیں اس نشر معدلت کی حقیقت سمجھنے سے بالکل ہی قاصر ہیں کہ ایک دن استشارہ کے لیے ایک اسکیم شائع کی جاتی ہے، اور پھر دوسرے ہی دن بغیر اس کے کہ کسی ایک صوبہ کی عام راے بھی دریافت ہونے پائے، اسکیم کا تصفیہ بھی ہوجاتا ہے - گورنمنٹ اپنے سرکاری کاموں کو اجارہ پر دینے کے لیے ٹنڈر طلب کرتی ہے کہ جو شخص یا کمپنی کم نرخ پر کام کرنے کیلیے آمادہ ہو، اُسی کو یہ کام تفویض کیا جاے، مگر کرایهٔ جہاز کے مسئلہ میں ٹنڈر کا نام بھی نہیں لیا جاتا، اور خود بخود صرف ایک درخواست پر فیصلہ کردیا جاتا ہے - ہندؤں اور عیسائیوں کے مذہبی تہواروں کے موقع پر ریٹرن ٹکٹ لینے والوں کو ایک طرف کے کرایہ میں دونوں طرف کا ٹکٹ مل جاتا ہے، اور واپسی کے لیے ایک خاص مدت معین ہوتی ہے، لیکن بے زبان و غریب حاجی اس عام رعایت سے بھی محروم رکھے جاتے ہیں !!

ان حالات کے ہوتے ہوے کون کہسکتا ہے کہ جب تک ہندوستان میں ہندوستانیوں کو حکومت میں شریک ہونے کا موقع نہ ملیگا اور سلف گورنمنٹ اپنی اصلی صورت میں حاصل نہوگی، اُس وقت تک کبھی بھی ہندوستان کی ضرورتوں پر لحاظ ممکن ہے ؟ اور کیا صرف قانون کی نمایشی مجلسوں سے ملک اپنے فوائد و مصالح کی حفاظت میں کبھی کامیاب ہوسکتا ہے ؟

هفتهٔ جنگ ۲۷ - مئی کی صبح کو سر ایڈورڈ گرے وکلاء بلقان سے علحدہ علحدہ ملے، اور یہ اطلاع دی کہ صلح نامہ میں مباحثہ کی مزید گنجایش نہیں، جیسا اسوقت ہے، اسی پر دستخط ہونا چاہیے - اسکے جواب میں بلغاری وکیل نے دستخط کے لیے مستعدی ظاہر کی -

اسعـــد پاشــــا :
جس نے البانیا کی فرمانروائی کا اعلان کیا اورجسکا وجود ابتک ایک طلسم ابہام ہے

سروی اور یونانی وکلاء نے جواب دیا کہ چونکہ دول کا لہجہ بالکل غیر مترقبہ ہے اسلیے ہم کو اپنی اپنی حکومتوں سے مزید تعلیمات ضروری حاصل کرنا چاہییں -

لہجہ کی استقامت وکلاء و نیز جمہور (پبلک) دونوں کے لیے حیرت انگیز ہے -

۲۸ - کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ سرویا اور یونان کو یقین دلایا گیا ہے کہ یورپین مجلس میں جب تفصیلات زیر امتحان آئینگی تو انکو اپنے مصالح کی مدافعت کے لیے شریک کیا جائیگا -

۲۹ - مئی کی دوپہر کو سر ایڈورڈ گرے نے تمام وکلاء کو اطلاع دیدی کہ کل عہد نامہ پر ضرور دستخط ہو جانے چاہییں - شام کو ایک با قاعدہ دعوت نامہ تمام وکلا کے پاس بھیجا گیا - جسمیں یہ فرمایش کی گئی تہی کہ کل سینٹ جیمس میں ۱۲ - بجے عہد نامہ پر دستخط کے لیے سب جمع ہوں -

حسب دعوت سب لوگ سینٹ جیمس میں جمع ہوے - سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر کی جسمیں صلح پر شاہ جارج کی تہنیت و نشفی کا اظہار کیا، اور کہا کہ " اس احساس میں تمام دول شریک ہیں، جو کہ اب تک نا طرفدار رہیں (!) مگر انکی یہ خواہش تہی کہ بغرض اطمینان یورپ میں پھر امن واپس آجائے "

اصل صلحنامہ کے دستخط میں تو صرف چند منٹ لگے، مگر چند اور ضمیموں اور مسودوں پر بحث میں آدھہ گھنٹہ صرف ہوگیا -

اطالی ایران نیابت میں اس دفعہ پر تہنیت آمیز تقریریں کی گئیں، اور یہ تجویز کیا گیا کہ سر ایڈورڈ گرے کی خدمت انکی ان تھک محنت پر مبارکباد کا تار بھیجا جاے -

الهلال

۲۸ - جمادی الثانیه ۱۳۳۱ هجری

خ گو سر خود گیر که خم خانه خراب است

مسلمانان هند اور گورنمنٹ کي تعليمي حکمت عملي

و ما انتقضوا لم يسروعوکم، و انما
اذا حفظکم طول الحياة اهم رعا

[illegible] ووجد الله [illegible] فوفاه حسابه [illegible] سريع الحساب

جو لوگ منکر هيں، اُن کے کام ايسے هيں جيسے چٹيل ميدان ميں ريت، جسکو پياسا اس کو دور سے پاني سمجهتا هے، مگر جب اس کے پاس آيا تو کچهه بهي نه پايا، پايا تو الله کو اپنے قريب پايا جس نے اُس کا حساب چکا ديا، اور الله جلدي حساب کا دينے والا هے -

" [illegible] ايسے درخت کے مشابه هے جو کسي نهر کے [illegible] سرسبزي کي بهار دکها رها هو - يه درخت [illegible] هوا هے ايک ننهے اور حقير سے بيج سے اس کو درخت [illegible] تمام اعمال و خواص پر حاوي هے، اور جو اس [illegible] ميں چهپا هوا هے - انسان بهي اسي درخت کے مشابه [illegible] ميں دفعتاً وهي تمام قوتيں مخفي و مستور هيں، جو [illegible] نماياں هوتي هيں - انسان کي تهذيب صرف [illegible] کا نتيجه هے - اور کچهه نهيں "

(هنري بستالوزي)

هندوستان کي اسلامي [illegible] پر جو ناگوار اثر [illegible] هيں، طبيعتيں جس طرح کند هوگئي هيں، ابهرنے والي [illegible] پر جو اثر پڑا هے، عزائم ذهنيه کي پامالي [illegible] اس نے کي هيں، اُس کي خارجي [illegible] هو سکتي هے، مگر " رابرٹ جسکرا " اور اُس کے بهائي [illegible] " کي وه حکمت عملي، جس کے زور سے ايک طرف [illegible] ۱۰۷۱ ع ميں جزائر اطاليه کي عربي سلطنت پامال [illegible] اسلامي دنيا سے عربوں کے تعلقات هميشه کے ليے منقطع [illegible] گئے، اور دوسري طرف اس خيال سے که ملک کي تمدني [illegible] علمي اهميت کے اجزاے عظمي اُن دنوں صرف عرب تھے، اُن کو يه امتيازي رعايتيں بهي دي گئيں که مسيحي گورنمنٹ کي [illegible] ميں اُن کي تعليمگاهيں برقرار رهيں، جن ميں ان کي اولاد کو ايسي تعليم، جو منشاے حکومت کے مطابق هو، سرکا [illegible] خرچ پر دي جاے - اُس وقت تو ان مراعات کي قدر و قيمت کا عام اعتراف هوا تها ليکن حکومت نے جو مخفي بندشيں ان کے ساتهه وابسته کر رکهي تهيں، قومي ترقي کے ليے وه اس قدر مهلک ثابت هوئيں که قوميت ميں روز بروز اضمحلال آتا گيا اور آخر يه حالت هوگئي که تهوڑے هي زمانے ميں عرب يا تو بالکل هي فنا هوگئے يا کچهه رهے بهي تو نصرانيت کي تهذيب نے اُن کو اپنے اندر مدغم کر ليا !

همارے ملک ميں اصلاح تعليم کا خيال تو گورنمنٹ کو اب هوا هے اور خاصة مسلمانوں کے متعلق ابهي ۲۰ مئي سنه ۱۹۱۳ع کو تعليمي سرکلر شائع کيا گيا هے، ليکن يورپ ميں اس کي ابتدا اُنيسويں صدي کے سراغاز سے دوش بدوش هے - هنري بستالوزي متوفي سنه ۱۸۲۶ ع (جس کے الفاظ اس مضمون کے طغراے عنوان هيں) تهذيب نظام درس کے عوامل معرکه ميں پهلا شخص تها - وه ايک مقام پر لکهتا هے :

" آجکل تعليم کے جو طريقے رائج هيں اُن کے اتباع نے يورپ کو بڑي سخت غلطي ميں مبتلا کر رکها هے - غلطي هي نهيں وه آپ اپنے سامان هلاکت ميں هے - ايک طرف تو وه اعلى درجه کے علوم و فنون و صنايع ميں ترقي کے فلک العرش پر پهونچ گيا هے، اور دوسري جانب تعليم طبيعي کي وه بنياد هي کهو بيٹها هے جس کا مدعا يه هے که سب کو ايک تعليم ديني چاهيے، اور سب کي تعليم اُن کے ذوق طبعي کے موافق هوني چاهيے - مجهے معلوم نهيں که يورپ کي طرح دنيا کا اولي اور حصه ترفع کے اس درجه تک بلند، اور پهر هبوط کے ايسے قعر ميں گر گيا هو - همارے براعظم کي يه حالت اُس مجسمه کے مشابه هے جس کي تصوير پيغمبروں نے کهينچي تهي که اُس کا سر تو سونے کا هے مگر پاؤں (جس پر يه سر قائم هے) ٹهيکري کے بنے هيں ! يورپ نے اپنے ان تعليمات کے ذريعه سے قوم کو محبت و الفت و دانائي و حکمت و محرکات و جذبات کے لباس سے برهنه کرکے اُس کے دماغ ميں اُنس پسندي سے وحشت، ايمان سے تنفر، اور توهمات و خرافات سے دلچسپي پيدا کر رهي هے - اس خلل کا سد باب ميري راے ميں يه هے که سطحي تعليم کو ترک کرکے عقلي و ذهني تعليم کو ترقي دي جاے، اور حقيقي معرفت کے مصدر و منبع کي جانب رجوع هو "

يه وه الفاظ هيں، جو يورپ کي تعليمي حالت کے متعلق کهے گئے تهے، جس کي علمي ترقي اُس زمانه ميں بهي مسلم تهي، مگر صد حيف هے هندوستان پر، جو اس طويل و عريض انگريزي عهد حکومت ميں علم کے صحيح مفهوم تک سے آشنا هونے نه پايا !!

حال ميں تعليم کي نسبت جو سرکاري سرکلر شائع هوا هے، اس نے مسئله تعليم و اصلاح کو از سر نو چهيڑ ديا هے -

مسلمانوں کي قوميت کے آجکل جو مخصوص ترکيبي عناصر هيں، اُن سب ميں شکر گزاري و ممنونيت کا عنصر هر ايک پر غالب هے، اور يهي وجه هے که سرکلر ميں گورنمنٹ کي جانب سے جس سلسلهٔ احسان کا اعلان هوا هے، اُس کي منت پذيري کے جذبات سے تمام قوم کے سينے لبريز هو رهے هيں - يه احساس واقع ميں قابل تعريف هے اور بهبود عامه کي ذيل ميں حکومت کا جو قدم آگے بڑهے، رعايا کا فرض هے که اسکا خير مقدم بجا لاے، اور اُس کي قرار واقعي عزت کرے، ليکن جب اس کي اشاعت سے خود گورنمنٹ کا مدعا يه هے که نفاذ احکام سے پيشتر استشاره و استصواب کرکے مسئله کو منقح کرليا جاے، تو کوئي وجه نهيں که اس باب ميں آزادي سے بحث نهو، اور عام راے کو اصلي معنوں ميں آشکارا نه کيا جاے ؟

عہد قدیم کے ایک گنوار عجمی نے ایک نامور عرب (حنظلہ بن صفوان) سے ایک مرتبہ پوچھا تھا کہ " حسن اور حسین (یعنے حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما) کس پیغمبر کی لڑکیاں تھیں ؟ " اُس نے جواب دیا کہ " خدا کے لیے اس ایک جملہ میں کوئی ایک بات تو درست کہی ہوتی " یہ بحث ضروری نہیں کہ اس واقعہ میں اور موجودہ سرکلر میں کس حد تک مماثلت موجود ہے ؟ البتہ اس حقیقت کو بے نقاب کر دینا ضروری ہے کہ سرکلر کی خامیاں پختہ مغزان نقد و نظر کے لیے نہایت مایوسی کا باعث ہوئی ہیں -

(۱) اسلام اور تعلیم میں قدرتی لزوم ہے ' اس لیے ہر ایک مسلمان کی یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ وہ سب سے پہلے تعلیم یافتہ ہو - عہد رسالت میں صرف اظہار ایمان ہی پر قناعت نہ تھی ' بلکہ یہ بھی تقید تھا کہ ہر ایک مسلمان بقدر میسور قرآن کریم کی تعلیم بھی ' کہ اُس زمانہ میں وہی ایک تعلیم تھی ' حاصل کرے - اس کے لیے اتنے ترغیبی احکام تھے کہ ضروریات زندگی کے اہم اوصاف ' حتی کہ بیع و شری اور مہر نکاح تک میں اداے معارضہ کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ قرآن کی تعلیم دینے سے یہ حق ادا ہوجاتا ہے - اس خصوصیت پر غور کیجیے اور پھر یہ دیکھیے کہ اعلی تعلیم تو معدوم ہے ہی ' ابتدائی تعلیم میں بھی مسلمان کتنے پیچھے ہیں ؟ باایں ہمہ سرکلر میں بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدائی تعلیم میں مسلمانوں کی جماعت ہر طرح فوقیت رکھتی ہے -

(۲) ہندوستان کے عام طبقات و عناصر میں اگر زبان اُردو کی عمومیت کو بحث میں نہ بھی لایا جاے ' جب بھی اس قدر ماننا پڑیگا کہ تمام اقطاع کے مسلمانوں میں اُردو سمجھی جاتی ہے ' علمی پہلو سے ہر جگہ اسی زبان کی حکومت ہے ' اور جہاں دوسری بولیاں رائج ہیں وہ بھی اصل میں زبان نہیں ہیں ' بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ زبان کے لہجے ہیں ' اور اُن میں بھی اُردو دخیل ہے - پھر بھی گورنمنٹ کی راے ہے ' کہ " بہت سے اقطاع ایسے ہیں جن میں مسلمانوں نے اُردو کا استعمال بالکل ترک کردیا ہے "

(۳) یہ درست ہے کہ اُردو کے علاوہ دوسری زبانوں کے ذریعہ سے انگریزی تعلیم حاصل کرنے میں مسلمانوں کو سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں ' اور یہ بھی سچ ہے کہ غلب تعداد کے مدارس ثانویہ (سیکنڈری اسکولوں) کا انتظام بجز مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے ' لیکن اس کا علاج صرف یہ بتایا گیا ہے کہ " مسلمانوں کے لیے خاص خاص کالج و اسکول قائم کرنے سے یہ دقتیں جاتی رہینگی " سوال یہ ہے کہ ان مخصوص درسگاہوں کا سلسلہ اتنا وسیع تو ہوگا نہیں کہ تمام اسلامی آبادی کے لیے کافی ہوسکے ' لا محالہ عام درسگاہوں کے ذریعہ سے یہ کمی پوری کرنی پڑیگی - پھر ان درسگاہوں میں یہ مشکلیں کیوں کر آسان ہونگی ؟

(۴) مدرسۂ عالیہ کلکتہ ' اسلامی کالج لاہور ' اور اسلامی اسکولوں کی اصلاح کی تجویز پیش کی گئی ہے ' جو نہایت عمدہ بات ہے - اگر اس تجویز پر قابل و تجربہ کار مصلحوں کی اعانت سے عمل درآمد ہوا ' اور تعلیمی و انتظامی معاملات میں مسلمانوں کی آزادی سلب نہوئی ' تو بے شبہہ یہ ایک بہت ہی کامیاب و معقول صورت ہوگی ' مگر خوفزدہ پبلک کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ ہوگلی کالج ' حسین آباد اسکول ' اور میرزا محسن مرحوم کے وقف اسٹیٹ کے لیے بھی ابتدا میں تحریک اصلاح ہی پیش ہوئی تھی ' مگر اصلاحی مداخلت نے تھوڑے ہی دنوں میں ان سب کے نظم و نسق سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا - نیشنل اسکول اعظم گڑہ اور کاظمین اسکول لکھنؤ اسی بہانہ سے اُڑتے ہیں ' اور اسی مادہ کی اصولی صورت گوپی ہے جس نے مدرسۃ العلوم کی حکومت میں غیروں کو مسلمانوں کی جگہ صاحب نفوذ و حکومت بنا رکھا ہے -

(۵) پرائیویٹ انتظام کے ذریعہ سے اسلامی ہوسٹلوں کی تجویز نہایت مبارک ہے ' لیکن کیا حقیقت میں یہ ہوسٹل غیر سرکاری مسلمانوں کے ہات میں ہونگے ؟ کیا واقع میں اسلامی خصوصیات کے مطابق یہاں تہذیب نفس کا انتظام ہوگا ؟ اور کیا بغیر ان باتوں کے ہوسٹلوں سے کسی مفید و سودمند نتیجہ کی امید حق بجانب ہو سکتی ہے ؟

(۲)

اب ان اصلاحات کا مقابلہ یورپ کی تعلیم و طرز تعلیم سے کیجیے جس کو ہندوستان کی تعلیمی زندگی کے لیے مثال و نمونہ کے طور پر ہمیشہ پیش کیا جاتا ہے ' اور یونیورسٹی کے ہر ایک کانووکیشن میں ہندوستانیوں سے اُسی کے اتباع کی خواہش کی جاتی ہے - اس تعلیم کے خاص خاص اصول یہ ہیں :

(۱) تعلیم اُس خارجی ترقی کا نام نہیں ہے جو انشا و لغت و ادبیات کی سطحی معلومات پر قائم ہو ' اصل میں تعلیم اُن مخفی قوتوں کے اظہار کا نام ہے جو فطرت نے انسانی طبیعت میں ودیعت کی ہیں - علم النفس (سائیکالوجی) کے اصول پر آج یورپ میں جس تعلیم کا رواج ہے اُس کا مدعا یہی ہے کہ ان خیالات کو علمی صورتوں میں لاکر درسگاہ عمل کا ایک جز بنادے -

(۲) تعلیم کا پہلے یہ انداز تھا کہ علم کو محنت و کوشش سے حاصل کیا جاے اور انسان کو محنت و کوشش کا خوگر بنایا جاے - اب یہ اسلوب ہے کہ تعلیم کا نقطۂ مرکزی صرف نفع ستانی و نفع رسانی ہے -

(۳) تعلیم کی بنیاد یہ ہے کہ نقد و اختبار و توسیع معلومات کے ذریعہ سے انسانی قوی کو ترقی دیجائے -

(۴) درسگاہوں میں طرز تعلیم کی اصلاح کی جائے اور درس دینے والوں کو نمونۂ تہذیب بنایا جاے ' تاکہ وہ اپنے فرائض کو نہایت کامیابی سے ادا کر سکیں -

(۵) تلامذہ کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ ہو ' اُن کی ذہنی وعقلی و دماغی حالتیں ملحوظ رہیں ' اور درس میں ہر ایک متعلم کی منفعت و مذاق طبیعت کو زیر نظر رکھا جاے -

(۶) ابتدائی تعلیم کا پورا پورا اہتمام ہو -

(۸) تعلیم کا مقصد افراد کو ترقی یافتہ بنانا ہو -

(۸) تعلیم کے لیے فرض ہے کہ ایسے طرز و طریق پر دی جاے کہ دنیا کا ہر ایک فرد اپنی عقلی مقدرت و طبعی استعداد کے مطابق خاطر خواہ ترقی کر سکے -

کیا کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں کہیں بھی ان باتوں کا نام و نشان ہے ؟ وہ تعلیم جسکی بنیاد محض گورنمنٹ کی مخصوص ضرورتوں کے لیے پڑی ہو ' جس کے نصاب حقیقت میں ' وضع و انتخاب میں ' اسلوب و پرداز میں ' استعباد کا جوہر ہر ایک چیز پر غالب ہو ' جسکا منشاے عمل ہی یہ ہو کہ تعلیمی ڈگریاں ' غلامی کی ذلیل زندگی بسر کرنے کا آل تمغا ثابت ہوں ' جو افراد کے دماغی تنزل کو ترقی دینا چاہتی ہو ' جو عقلی مقدرت و طبعی استعداد کے دبائے رکھنے کی حامی ہو ' جس کے حکام فیصلہ

کر چکے هیں ، هندوستان کے لیے پرائمري ایجوکیشن کا لزوم سو مفید نہیں ہو ' جس کے ذریعہ سے انشا و لغت و ادبیات کي سطحي معلومات میں بهي کامیابي نهوتي هو ' جس کا خاص نتیجہ یہ هوتا هو کہ فطرت انساني کي مخفي طاقتیں کسي حالت میں بهي ظهور پذیر نهو سکیں ' جس کے انداز درس میں نقد و اختبار و توسیع معارف کي گنجایش هي نہ رکهي گئي هو ' جہاں درس دینے والے اپنے فیشن کے لحاظ سے بهترین نمونۂ تهذیب ' اور اپنے کیرکٹر کي بنا پر بد ترین تمثال بربریت و وحشیت نظر آئیں ' جو اساتذہ کو تلامذہ کے ساتهہ ذلت آفریں خشونت کا برتاؤ سکهاتي هو ' جو ایک عجیب و غریب معني میں اصول مساوات کي اس شدت سے پابند هو کہ طلبہ کي ذهني و عقلي و دماغي حالتیں خواہ کیسي هي مختلف هوں ' اور هر ایک کے ذوق طبیعت میں چاهے کتنا هي تباین محسوس هوتا هو ' مگر سارے گلے کو ایک هي لاٹهہ سے هنکایا جاے ' اور تمام طبقات مختلفہ کو ایک هي قسم کي بے نمک تعلیم دي جاے ' ' ایسی تعلیم اور اس تعلیم کا اصلاحي منشور (سرکلر) ' اگر کسي قوم کي کامیاب زندگي میں معاون هو سکتا هے ' تو هم کو تسلیم کرنا چاهیے کہ قدرت نے نتایج میں غلطي کي ' ورنہ محکوم مسلمانان سسلي کے لیے وهاں کي مسیحي گورنمنٹ کو فرمان مراعات کو اصل میں آیۂ رحمت ثابت هونا چاهیے تها ! !

(۳)

یورپ میں طرز تعلیم کے کیا اصول هیں ؟ اس کا معیار حقیقت یوں قائم کیا گیا هے :

(۱) طرز تعلیم میں اصلي چیز نقد و نظر هے -

(۲) هر ایک شاخ میں درس کي ابتدا سادہ و سرسري اصول سے کرکے دقیق مسائل تک اُس کو بہ تدریج پہونچانا چاهیے -

(۳) مسئلہ جب تک منقح هوکر متعلم کے ذهن نشین نهو جاے معلم کو آگے نہ بڑهنا چاهیے -

(۴) طرز تعلیم کو صرف عقل کے ترقي دینے والے مسائل کے دائرہ میں محدود رهنا چاهیے - مباحث علمیہ کے دوران میں دماغوں پر غیر علمي تسلط بٹهانا ' یا علمي اصول میں مذهبي تحقیق کو خلط و ملط کردینا ' دماغ کے لیے ایک تشویش آفریں چیز هے -

(۵) تلامذہ کي شخصیت قابل احترام هے -

(۶) تعلیم کا یہ نتیجہ هونا چاهیے کہ انسان میں جو قوتیں مخفي هیں ' وہ آشکارا هوجائیں - یہ نتیجہ نهونا چاهیے کہ دل میں نئي قوتیں ڈال دي جائیں -

(۷) قوت کو معلومات ' اور ذکاوت کو تعلیم سے آمیزش دیني چاهیے -

(۸) معلمین و متعلمین کے مابین جو بزرگانہ تعلقات هوں اُن کي عمارت اُس داغ بیل پر تعمیر هوني چاهیے ' جس کي بنیاد دراصل تعلیم رسالت نے ڈالي تهي کہ " لیوقر کبیرکم و لیرحم صغیرکم " (تم میں جو بڑے هوں اُن کي بزرگ داشت کي جاے ' اور جو چهوٹے هوں اُن کے ساتهہ مرحمت و مهرباني کا برتاؤ هو)

(۹) طرز تعلیم کي خاص غرض تهذیب نفس سمجهنا چاهیے -

سوال یہ هے کہ گورنمنٹ کي نظارۃ معارف (سررشتۂ تعلیم) میں کیا اسي طرز پر تعلیم دي جاتي هے ؟ اور کیا موجودہ اصلاحي منشور اس دل آویز و خوشگوار توقع کي ضمانت هوسکتا هے کہ اسکولوں اور کالجوں میں اب انهیں اصول پر تعلیم دیجا یا کریگي ؟ سرکلر میں جب ان توقعات کی تکمیل کا نام و نشان هي نهیں هے ' جب طرز تعلیم میں نقد و نظر سے علاقہ هي نهیں رکها گیا ' جہاں مسائل کے افہام و تفہیم کے لیے کوئی اسلوب تدریج هي نهو ' مباحث درسي کو طالبہ سمجهیں یا نہ سمجهیں مگر درسگاہ کي حاضري پوري هوجاے ' مدرسین کا صرف یہ فرض هو کہ مقدار مقررہ تک کے لیے اپنے روزانہ لکچروں کا وظیفہ پورا کردیا کریں ' عقلي ترقي کے محرکات سے علاقہ نهو ' تلامذہ کي شخصیت کا احترام غیر ضروري سمجها جاے ' کوشش کي جاتي هو کہ اس طرز تعلیم سے متعلمین کي بهترین مخفي قوتیں مخفي تر هوجائیں ' اُن کے دلوں میں نئے نئے قسم کے قواي استعباد پیدا هوں ' تهذیب نفس کي غرض تدنیس قلب سے آلودہ رهے ' متعلمین و معلمین کے مابین اکثر اوقات میں خاص قسم کے تعلقات رها کریں ' تو پهر ان حالات میں یہ اصلاحي نمایشیں کیا مفید هوسکتي هیں ؟ اور ان پر شکریہ کے رزولیوشن پاس کرنے کے کیا معنے هیں ؟

یورپ کي بیشتر مسیحي طاقتوں نے دنیاے اسلام کو جن هولناک و هلاکت انزا مصائب کا آماجگاہ بنا رکها هے ' اُس کے زخم ایسے اوچهے نهیں هیں کہ معمولي مرهموں سے مندمل هوجائیں - وہ قوم جس کو فنا کرنے کي علانیہ تدبیریں هو رهي هوں ' اگر ترقي اصلاح کي سرسري تجربزیں هي اُس کو پامال هونے سے بچاسکتي هیں ' تو کوئي شک نهیں کہ شیخ شیرازي کي

" خانہ از پاے بست ویران است "

والي حکایت میں :

" خواجہ در بند نقش ایوان است "

کي مینا کاري ' مکان کو انهدام سے محفوظ رکهنے کي سب سے اچهي ترکیب رهي هوگي -

(٤)

یہ وہ اصول هیں جن پر ممالک یورپ کي هر ایک درسگاہ میں عمل در آمد فرض هے ' اور جن کے طریق عمل میں بہت کم اختلافات پیدا هوے هیں ' لیکن اب کچهہ دنوں سے فرعیات میں بعض اور اصلاحیں شروع هوگئی هیں ' جن کے اهم پہلو یہ هیں :

(۱) تعلیم و طرز تعلم سے خاص غرض یہ تهي کہ تلامذہ کے قواے عقلیہ آراستہ هوجائیں ' لیکن اس کي کوئي سهل الوصول ترکیب متعین نہ تهي - اب اس کي یوں تحدید کي گئي هے کہ صرف اعمال ادراکیہ سے اس میں کامیابي ممکن هے -

(۲) مصلحین نے اب تک طبیعیات کي تعلیم مقدم رکهي تهي ' یہ تقدم تو اب بهي یک گونہ مسلم هے ' اور عملي دنیا میں سب سے زیادہ فزیکل سائنس هي کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا هے ' مگر اهل نظر کي راے میں قومیں عموماً زبان کي ترقي یا تنزل سے بنتي بگڑتي هیں ' اس لیے ادبیات کي تعلیم کو طبیعیات پر ترجیح حاصل هے -

(۳) پہلے جغرافیہ و حساب و سائنس کے درس پر زیادہ اصرار تها ' لیکن اب اس کي جگہ زبان و ادب و تاریخ کو ملي هے -

(۴) اب تک تعلیم نفسي کي حمایت کي جاتي تهي ' قدیم فلسفۂ عقلیہ کي تعلیم سے انکار تها ' لیکن اس کي قائم مقام کوئي اور چیز نهیں رکهي گئي تهي - اب یہ جگہ فزیکل سائنس سے معمور کي گئي هے ' جسکے لیے پہلے صف اولین میں ممتاز گنجایش نکالي گئي تهي -

یہ اصلاحیں اصولي و عمومي حیثیت سے یورپ میں تسلیم کرلي گئي هیں ' اور اب ایک مدت سے یورپ کے تمام اسکولوں ' کالجوں ' اور یونیورسٹیوں میں یهي اصول زیر عمل هیں ' اور انهیں کے وہ

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۲ ملاحظہ هو]

مقالات

دولة بني اميه اور الهلال

الله الله في اصحابي - خير القرون قرني - بدعات و محدثات امويه - خلفاء راشدين ، ملک عضوض - و ما يناسب ذلک -

(٢)

حديث " خير القرون "

آپنے چونکه قرون اولی کا لفظ لکها هے ، اس سے معلوم هوتا هے که غالباً وهي مشهور حديث مراد هے ، جس کو امام مسلم اور ترمذي نے عمران بن حصين سے باختلاف بعض الفاظ روايت کيا هے که : " خير الناس قرني ، ثم الذين يلونهم ، ثم الذين يلونهم " ترمذي کي روايات ميں " خير الناس قرني " اور " خير القرن الذي بعثت فيهم " بهي هے ، اور بعض ميں " خير القرون قرني "

حاصل سب کا يه هے که انحضرت نے فرمايا " بهترين زمانه ميرا زمانه هے ، پهر اسکے بعد کا ، اور پهر اسکے بعد کا "

قرن کے مفهوم کے تعين ميں محدثين نے غور و خوض کيا هے - ليکن چونکه دوسري حديث " الخلافة بعدي ثلاثون سنة " (خلافت ميرے بعد صرف تيس برس تک هے) موجود هے ، اسليے يقيناً اس حديث ميں قرن سے مراد دس برس کا زمانه مراد هے ، اور مقصود يه هے که بهترين ده ساله دور آنحضرت کا تها ، اسکے بعد دوسرا عشره ، اور اسکے بعد تيسرا ، جسکے بقيه چهه مهينے حضرت حسن بن علي عليهما السلام کي خلافت سے پورے هوگئے اور پهر زمانه شر و فتن کا شروع هوگيا -

پس گذارش هے که جس زمانے کي نسبت ميں نے محدثات و بدعات کي ابتدا لکهي هے ، اس سے خير القرون کي شهادت کو کيا تعلق ؟ آپ مجهے اس طرح کے خلط بيان سے کيوں تعجب و تحير ميں مبتلا کرتے هيں ؟ کهاں خير القرون کا زمانهٔ خيريت و افضليت ، اور کهاں دور امويه و مروانيه کے قرون جبر و تسلط و ملک عضوض ؟ خير القرون کا عهد ميمون تو بني اميه کي حکومت سے پيشتر هي ختم هوگيا تها ، اور وهي الحقيقت وهي دور اسلام کي تعليم کا اصلي نمونه ، اور اسکي عمر کا حاصل و مآل زندگي تها -

ميں يقيناً اس زمانے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے سد باب کا پهلا دن ، اور محدثات و بدعات کي گرم بازاري کا آغاز عهد قرار ديتا هوں ، جسکي نسبت اسي حديث کے بقيه تتمه ميں سرور کائنات نے پيش آنے والے امور کي خبر دي تهي ، اور جس کو جناب نے غالباً بخيال ايجاز و اختصار چهوڑ ديا ، مگر ميں (که باوجود ارادهٔ و سعي اختصار ، مبتلاے اطناب هو چکا هوں) اسے چهوڑ نهيں سکتا ، چنانچه جيسا که اوپر گذر چکا هے ، فرمايا که بهترين زمانه ميرا اور اسکے بعد کا هے - مگر اسکے بعد :

ثم ياتي من بعدهم قوم ، يتسمنون و يحبون السمن ، (ترمذي جلد ٢ - ابواب الفتن)

ايک قوم آئيگي جو محض کثرت مال و جاه و اکل و شرب ، اور عيش نفس ، اور ادعا و نمايش ميں مبتلا هو جائيگي -

اس حديث کا راوي اول عمران بن حصين هے ، اور آگے چلکر مختلف رواة نے مختلف الفاظ ميں روايت کي هے - چنانچه ايک دوسري روايت ميں بعض الفاظ زايد هيں -

مثلاً : " يشهدون ولا يستشهدون ، و يخونون ولا يوتمنون ، و يفشوا فيهم السمن " - ترمذي نے اپني اصطلاح ميں اسکو " حسن صحيح " لکها هے -

اور مسلم کي روايت ميں ان الفاظ کے بعد " و ينذرون ولا يوفون و يظهر فيهم السمن " بهي هے ، اور اس سے علاوه نفس پرستي ، عيش پسندي ، اور دولت و جاه و نمايش کے تبذر و انهماک کے ، عدل و امانت اور ايفاء عهد و اخلاق حسنه کا بهي اس جماعت ميں نهونا ثابت هوتا هے -

پس يهي جماعت هے ، جو خير القرون کے سي ساله عهد کے بعد نمودار هوئي ، اور يهي دور بنو اميه هے ، جو " امر بالمعروف کے سد باب کا پهلا دن " تها ، اور يهي وه دور محدثات و بدعات ، و فتن و قلاقل ، و شر و فساد امور کا هے ، جسکي حضرت صادق و مصدوق (روحي فداه) نے اسي حديث ميں ، جو جناب کے استشهاد و استدلال کا عروة الوثقی هے ، صاف صاف الفاظ ميں اطلاع ديدي تهي ، اور پهر غالباً يهي هے ، جسکي اطلاع کلام الهي نے بهي " و اتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منکم خاصه " فرماکر ديدي هے : صدق الله العلي العظيم ، و صدق رسوله النبي الکريم ، و نحن علی ذلک من الشاهدين !!

اخبار ظهور فتن و منکرات

اصل يه هے که اخبار ظهور فتن ، و تحديد ازمنهٔ خير و فضيلة کي نسبت اگر شرح و بسط کے ساتهه لکها جاے ، تو اتنا وافر ذخيره هے ، اور اسکے متعلق بعض ايسے اهم مباحث هيں که ايک پورا رساله چاهيے - اسکي مهلت کهاں اور پهر ضرورت بهي نهيں - آپنے ذکر کرديا ، تو کيا کروں ؟ باوجود ارادهٔ اختصار و اجمال ، خود بخود بحث بڑهتي جاتي هے -

اس بارے ميں جو احاديث صحاح اور ديگر اسفار حديث ميں مروي هيں ، اور آثار صحابه و تابعين ميں اسکي جو تصريح و تحديد کي گئي هے ، ان سب پر نظر ڈالکر علماء سلف نے اس مسئله کو تقريباً حل کرديا هے - انکا بيان هے که سب سے زياده صحيح اور صاف پيشين گوئي اس بارے ميں " خير القرون " والي حديث هے ، جسکو اس مبحث کا اساس و بنياد قرار ديتے هيں - اسميں انحضرت نے اپنے عهد رسالت ، اور اسکے بعد دو زمانوں کو يکے بعد ديگرے بهترين زمانه قرار ديا ، اور يهي زمانه " خلافة علی منهاج النبوة " اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا عهد طلائي تها - يه زمانه امير معاويه کي خلافت سے پہلے ختم هوگيا ، اور اسکي تصديق اُن احاديث سے هوتي هے ، جنميں بتصريح اسکي اطلاع دي گئي هے -

چنانچه " خير القرون " والي حديث کے مطالعه کے بعد اُس حديث کو ديکهيے جسکو صاحب مشکوٰة نے باب " الانذار و التحذير " کي تيسري فصل ميں درج کيا هے :

عن ابن بشير عن حذيفه قال: قال (صلعم) تكون النبوة فيكم ماشاء الله، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء الله ان تكون، ثم يرفعها الله، ثم تكون ملكا عاضاً فيكم ما شاء الله ان يكون، ثم يرفعها الله، ثم تكون ملكا جبريه فيكون ماشاء الله ان يكون، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ـ قال حبيب: فلما قام عمر ابن عبد العزيز كتبت اليه بهذ الحديث اذكره اياه و قلت ارجوان تكون امير المومنين بعد الملک العاض و الجبريه

آنحضرت (صلعم) نے فرمایا: جب تک الله کو منظور ہے، تم میں وجود نبوت باقي رہے گا، اسکے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگي، اور جب تک الله چاہیگا قائم رہیگي اور پھر اٹھالي جائیگي - اسکے بعد جور و ظلم کي پادشاہت شروع ہوگي اور جب تک منظور الہي ہے، رہیگي - اسکے بعد محض جبر و تسلط کي حکومت ہوگي، اور وہ بھي مشیة الہي کے مطابق رہیگي - لیکن اسکے بعد پھر ایک دور خلافت نبوت کے دور کا آئیگا -

حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر ابن عبد العزیز تخت خلافت پر بیٹھے، تو میں نے یہ حدیث انکو لکھکر بھیجي، اور لکھا کہ مجھے امید ہے کہ آپ اس حدیث کي خبر کے مطابق "ملک عضوض و جبر" کے بعد محض پادشاہ ہي نہیں بلکہ امیر المومنین ہونگے!

اسمیں زمانے کي قید نہیں ہے، مگر ترمذي کي حدیث میں جسکو امام موصوف نے دوسري جلد کے باب الفتن میں درج کیا ہے، زیادہ تصریح ہے:

عن سعید بن جمہان - قال ثني سفينه: قال قال (صلعم) الخلافة في امتي ثلاثون سنة، ثم ملك بعد ذالك ثم قال لي سفينه: امسک خلافة ابی بکر، ثم قال: و خلافة عمر، و خلافة عثمان - ثم قال: امسک خلافة علي، فوجدناها ثلاثین سنة، قال سعید: فقلت له ان بني اميه يزعمون ان الخلافة فيهم، قال كذبوا بنو الزرقاء، بل هم الملوک من شر الملوک (تامل)

سعید سے روایت ہے کہ سفینہ نے انحضرت کے اس قول کو روایت کیا کہ "خلافت میري امت میں صرف تیس سال رہیگي، پھر اسکے بعد محض حکومت اور پادشاہت ہے -

اسکے بعد سعید کہتے ہیں کہ مجھسے سفینہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر کا زمانۂ خلافت شمار کرو، میں نے کیا - پھر کہا کہ حضرت عمر و عثمان و علي کا عہد خلافت شمار کرو، میں نے سب کو جمع کیا تو کل تیس سال ہوے - پھر میں نے کہا کہ یہ تو سچ ہے لیکن بني امیہ جو سمجھتے ہیں کہ ہم بھي خلیفہ ہیں، یہ کیسي بات ہے، حالانکہ بموجب اس حدیث اور تمھاري بیان کردہ تطبیق کے خلافت قبل از بني امیہ ختم ہوگئي؟ اسپر سفینہ نے کہا کہ زرقا کي اولاد نے (یعني بني امیہ نے) کذب بیاني اختیار کي - وہ خلیفہ کہاں ہیں؟ وہ تو شریر ترین پادشاہوں میں سے پادشاہ ہیں"

ان تمام احادیث کي تطبیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ بہترین قرن انحضرت کا تھا - اسکے بعد شیخین کي خلافت کا - اسکے بعد حضرت عثمان سے لیکر عام الجماعہ تک کا، جبکہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت سے کنارہ کشي فرمائي - اور پھر اسکے بعد محض "ملک عضوض" اور "ملک جبریہ" کا عہد فتن و فساد شروع ہوگیا، اور وہي دور بني امیہ، اور "امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن" تھا -

یہ امر یہاں ظاہر کردینا ضروري ہے کہ ان احادیث اور نیز انکے مطالب احادیث کي نسبت اس عاجز نے اپنے خاص پیش نظر مباحث سے اس موقع پر کچھہ کام نہیں لیا ہے - چونکہ جناب نے " خیر القرون " کي حدیث کے طرف اشارہ کیا، اور ان احادیث سے جا بجا استشہاد فرمایا، اسلیے ضرور ہوا کہ جناب کو احادیث ہي کي طرف توجہ دلائي جاے -

پھر یہ کیسي عجیب بات ہے کہ ان احادیث پر جناب نے نظر نہیں ڈالي، اور اس عاجز کے اتنا لکھدینے پر، کہ " بني امیہ کے عہد میں بدعات و محدثات کا بازار گرم ہوا " سقدر متالم و متاذي ہوے؟ کیا جس عہد کي نسبت یہ تصریحات موجود ہیں، اسکي نسبت ضمناً کسي موقعہ پر کچھہ اشارہ کردینے کا بھي آج کسي قلم کو حق نہیں؟ اور کیا ان احادیث سے بالکل غص بصر کر لینے کي علة دریافت کرنے کی اس عاجز کو اجازت ملیگي؟

یہ وہ مشہور ترین احادیث تھیں، جنکو مشکوة وغیرہ میں ہر شخص دیکھہ سکتا ہے - لیکن کیا وہ حدیث بھي جناب کو یاد ہے، جسکو ترمذي ابواب الفتن کے " باب ما جاء في الشام " میں لائے ہیں؟ اور جس کو ابن قرہ نے بایں الفاظ روایت کیا ہے کہ " اذا فسد اهل الشام، فلا خير فيكم "؟ اور نیز یہ کہ ان احادیث کے معامل، تابعین و تبع تابعین و محدثین نے کیا قرار دیے ہیں، جن میں ظہور فتن و فساد کي بکثرت خبر دي گئي ہے، اور جنسے اسفار حدیث کے ابواب فتن بھرے ہوے ہیں؟ - مثلاً " سیکون فتن، القاعد فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الماشي، و الماشي خير من الساعي " (متفق علیہ)

براہ کرم اس بارے میں کنز العمال کے ابواب فتن، یا کتب دلائل و خصائص، مثل خصائص سیوطي وغیرہ کے ابواب اخبار پر ایک نظر ڈال لیجیے، اور خدارا اسپر تعجب نہ کیجیے کہ بدعات و محدثات کي گرم بازاري دور بني امیہ میں کیونکر تسلیم کي جاسکتي ہے؟

اگر طبراني و حاکم اور بیہقي اور ابو نعیم اصفہاني وغیرہ کي مرویات پر بھي نظر ڈالي جاے، تو دور بني امیہ، حتی کہ بعد از شہادت حضرت فاروق فتنہ و فساد و منکرات و بدعات کے متعلق ایک ذخیرۂ دفاتر و مواد مجلدات کثیرہ موجود ہے (۱)

آگے چلکر کس قدر پر غیظ لہجے میں ارشاد ہوتا ہے:

"بني امیہ لاکھہ برے سہي پھر بھي اپنے بعد والوں سے لاکھہ درجہ اچھے تھے ...... آجکل کے مسلمانوں کو انہیں برا کہنے کا کوئي حق نہیں"

---

(۱) احمد و بیہقي اور طبراني نے عروة بن قیس سے روایت کی ہے: قال الخالد بن ولید، ان الفتن قد ظهرت، قال اما و ابن الخطاب حي، فلا انما تكون بعده -

حافظ سیوطي نے خصائص کبری اور جمع الجوامع میں ایک خاص باب اس عنوان سے باندھا ہے کہ "اخباره (صلعم) بالفتن و ان مبدءها قتل عمر" یعني آنحضرت کي خبر دہي فتنہ کي نسبت، اور یہ کہ اسکا مبدء حضرت عمر کا شہید ہونا ہے - اس باب کي بنیاد تو بخاري و مسلم کي حذیفہ والي حدیث ہے جو مشہور ہے، لیکن اسکے علاوہ دیگر سنن و مسانید و معاجم کي حدیثیں بھي بکثرت جمع کي ہیں، جنسے گویا استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر کي وفات کے بعد ہي فتنہ شروع ہوگا، اور انکا وجود ایک دیوار درمیان امن و فتن کے ہے - ور کہتے ہیں تو شہادت حضرت عثمان اور پھر جنگ صفین وغیرہ کے وہ مقاتلات، جنکي نسبت کم سے کم روایت میں مشہور ستر ہزار صحابہ و مسلمین نقل ہوے، اور جنمیں ۲۰ سے زیادہ صحابۂ شرکاء بدر بھي تھے، در حقیقت اسلام کے ابتدائي عروج کیلیے ایسا شدید فتنہ تھا، جس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے؟ یورپ کے مورخ حیران ہیں کہ باوجود ایسے مقاتلات عظیمہ کے استقرار اپنے عہد ابتدائي میں اسلام کي قاہرانہ قوت قائم رہي، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف تائید الہي و نصرت غیبي کا اعجاز تھا - (منه)

مخدوما ! ان دو سطروں میں کئي غلطیاں هیں - اول تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعده اشر منه " کا یه مطلب هرگز نہیں هے که هر مقدم موخر سے افضل هو - مقصود من حیث القوم اور من حیث الاکثر هے ' اور اسمیں کوئي شک نہیں که بني امیه کے زمانے میں جمیعۃ اسلام اور ممالک اسلامیه اپنے بعد کے زمانے سے هزار درجه بہتر تھے - عرب کي اصلي سادگي اور ازادي هر شے کے اندر نمایاں تھي - صحابه و تابعین و تبع تابعین کا گروہ عرصے تک موجود رها - علم خاندان اهلبیت مطہرہ اور ائمۂ اهل بیت علیہم السلام یکے بعد دیگرے موجود رهے - مسلمانوں کے اندر ولوله اسلام اور جوش فتوحات بالکل تازہ اور عروج پر تھا ' وغیرہ وغیرہ - لیکن چونکه فتنه و فساد کے جراثیم پیدا هوچکے تھے ' اسلیے وہ بتدریج بڑھتے گئے ' اور هر آنے والا زمانه گذشته زمانے سے بدتر هوتا گیا . یہاں تک که جو هونے تھا هوا ' اور آج جو حالت هے وہ ظاهر هے -

پھر " برا کہنے " کے حق کي نسبت بھي حدود مقرر کرنے چاهئیں ' ورنه سیاہ و سفید کي تمیز اٹھه جایگي - " الحب فی الله و البغض فی الله " تمام اعمال و افعال میں مسلمانوں کا محور اعمال هے ' اور اچھے اعمال کو اچھا سمجھنا ' اور برائي کو خواہ وہ کسي عہد میں هوئي هو' برا یقین کرنا ' ایک ایسي شے هے' جسکا خود همارے اعمال و خصائل پر اثر پڑتا هے - اشخاص کي بحث خود بخود پیدا هوجاتي هے ' جبکه اعمال پر نظر ڈالي جاتي هے - یزید کے مظالم پر بعد تو آنے والے کیوں فریادي هیں' حالانکه آپکے اصول کے مطابق تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعده اشر منه " ؟ ؟

اطلاق لفظ فسق و ظلم نسبت بني امیه

(۹) بہت زیادہ تاسف جناب کو اُس مضمون کي " خون سے شرابور سرخي " پر هے' اور اسپر' که بني امیه کي طرف ظلم و فسق کو کیوں نسبت دي گئي ؟ خیر' اور تمام باتوں کو جانے دیجیے - آپ ترمذي کي اُس حدیث کي نسبت کیا کہتے هیں' جو اوپر گذر چکي هے ' اور جسمیں سفینه کا بني امیه کي نسبت یه قول نقل کیا هے که " بل هم ملوک من شر الملوک " ؟ ؟

قاتلیــن عمــار بن یاســر

پھر اُن احادیث مشہورہ (اور بقول سیوطي متواترہ) کي نسبت کیا ارشاد هوتا هے ' جنمیں حضرت عمار بن یاسر کي شہادت کي خبر دي گئي تھي ' جو جنگ صفین میں اهل شام کے هاتھوں شہید هوے ' اور جنمیں انکے قاتلوں کي نسبت " فئة الباغیة " کا وصف فرمایا گیا تھا ؟

عن ام سلمه و ابي قتادہ	ام سلمه اور ابو قتادہ سے روایت هے
ان رسول الله (صلعم)	که انحضرت (صلعم) نے فرمایا : اے
قال لعمار : تقتلک الفئة	عمار ! میں دیکھتا هوں که تجهکو ایک
الباغیه (بخاري و مسلم)	باغي گروہ قتل کریگا .

حافظ سیوطي اس حدیث کو نقل کرکے لکھتے هیں :

" هذ الحدیث متواتر ' رواہ من الصحابه بضعة عشر ' کما بینت ذلک فی الاحادیث المتواترہ " (خصائص کبری - جلد ۲ - صفحه ۱۴۰)

یه تو صحیحین کي حدیث هے ' لیکن امام احمد و حاکم اور طبراني نے عمر ابن العاص سے روایت کي هے که " سمعت رسول الله (صلعم) یقول : اللهم اولعت قریش بعمار قاتل عمار و سالبه في النار "

یه احادیث صفین کے اهل شام کي نسبت قرار دي جاتي ' پھر انصاف فرمائیے که میں نے اگر عام حکومت بني امیه کي نسبت ظلم کي نسبت دي' تو میرے اس جرم کے دیگر شرکاء کو کیوں فراموش کردیا جاتا هے ؟

جناب نے فقه حنفي کي مشہور کتاب هدایه تو قطعاً پڑھي هوگي - قضا کے ابواب میں کوئي اس قسم کي عبارت بھي جناب کو یاد هے ' جسکے الفاظ یه هیں ؟

یجوز تقلد القضاء من السلطان الجایر ' کما یجوز من العادل ' لان الصحابة تقلدوا من معاویه ...... والتابعین تقلدوا من الحجاج (هدایه مطبوعه لکھنو جلد ۳ - صفحه ۱۱۷)	ظالم بادشاہ کے طرف سے قضا کا عہدہ قبول کرنا جائز هے' چنانچه صحابه نے معاویه کي جانب سے قبول کیا تھا - نیز حجاج سے تابعین نے -

صاحب هدایه کے اس " لا ابا لا نه " طریق ذکر کي نسبت جناب کا کیا خیال هے ؟

(۱۰) جناب نے یه بھي ارقام فرمایا هے که :

" آپکي ان تلخ کلامیوں نے " رفاض " کي یاد تازہ کردي جنهوں نے صحابه کو سب و شتم کرنا اپنا پیشه بنا لیا هے "

لیکن اگر اعمال مروانیه کو ظلم و جور کے لفظ سے تعبیر کرنا رفض هے' تو میں بکمال مسرت و ابتہاج وهي کہونگا ' جو امام شافعي کي طرف منسوب هے که :

فلیشهد الثقلان اني " رافضي " !!

اور خوش هونگا که یه ایک ایسا " رفض محبوب و مطلوب " هے' جسمیں الحمد لله' میرے ساتھه وہ وہ لوگ شریک هیں' جنکا نام آج دنیاء اسلام بغیر دعا و تحیۃ کے نہیں لیتي :

نازم بکفر خود که بایمان برابر ست !

رها تبرہ اور سب و شتم' تو افسوس هے که اس بدعۃ شنیعه کي بنیاد اولین بھي بنو امیه هي نے رکھي' جو علانیه برسر منبر ذکر خدا و رسول کے ساتھه حضرت امیر پر لعنت بھیجتے تھے ' اور اسي کا اتباع هے' جو شیعي دنیا بدبختانه کررهي هے -

وفد بکارۃ الهلالیه علي معاویه

(۱۱) جناب نے آخر میں الهلال کے مضمون زیر نقد کے ایک جملے کي طرف اشارہ فرمایا هے اور لکھا هے :

" ستم تو یه هے که جناب انکے اسي ضرب المثل حلم' اور ساٹھه برس کي بڑھیا عورت کے هفوات سے درگذر فرما جا . . کو خدا جانے کن نگاهوں سے ملاحظه فرماتے هیں ؟ "

جناب کا یه اشارہ الهلال کے مضمون زیر نقد کي اس عبارت کي طرف هے :

" اگرچه طرح طرح کي بدعات و محدثات کا بازار (خلفاء راشدین کے بعد) گرم هوگیا تھا ' تاهم چونکه عهد نبوت کا فیضان روحاني اور تعلیم قرآني کا اثر ابھي بالکل تازہ تھا' اسلیے پھر بھي " امر بالمعروف " کي آواز کي گرج کوفه و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتي تھي - ساٹھه برس کي ایک بڑھیا عورت بر سر دربار بلائي جاتي تھي' اور امیر معاویه کے سامنے بے دھڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتھه پڑھتي تھي' جن میں نه صرف حضرت امیر علیه السلام کے مناقب هوتے تھے' بلکه کھلے کھلے لفظوں میں بني امیه کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تھے - الخ " (الهلال جلد ۲ - نمبر - ۱ - صفحه ۶ -) -

اب اس وقت یاد نہیں آتا که اس مضمون میں کس عورت کي جرات و دلیري و حق گوئي کي طرف اشارہ کیا گیا تھا ' جو جناب کے لفظوں میں " هفوات " سے ملقب هونے کي مستحق قرار پائي هے ؟ امیر معاویه کے سامنے اس طرح کي معجب

أهل بیت اور صداقت پرست و جرأت فرما عورتوں کے آنے' سوال و جواب میں خطبات بلیغۂ و موثرہ دینے ' اور اپنے اشعار مدحیۂ حضرت امیر سنانے کے متعدد واقعات تاریخ و مختارات ادبیہ میں منقول ہیں ' اور فی الحقیقت عرب کی ازادي ' اسلام کي تعلیم حریۃ ' اور قرون اولی کے امر بالمعروف کي تاریخ میں' ان میں سے ہر عورت ' شرف و احترام اور عظمت و کمال کا ایک درجۂ مخصوص و ممتاز رکھتي ہے -

صاحب عقد الفرید وغیرہ اور امام ابوالفضل ابن طاہر نے " بلا غات النسا ء " (١) میں سودہ بنت عمارہ ' زرقاء بنت عدي' بکارۃ الہلالیہ ' عکرشہ بنت الا طش ' اور ام البرا ء بنت صفوان کا ذکر کیا ہے' جنھوں نے جنگ صفین میں شرکت کي تھي' اور حضرت امیر کی نصرت و حمایت میں جانبازانہ حصہ لیا تھا - پھر امیر معاویہ کے تسلط کے بعد یہ لوگ مختلف تقریبات میں اسکے سامنے پیش ہوے ہیں' اور انکو امیر معاویہ نے وہ زمانہ یاد دلایا ہے - اسپر نہایت بے باکانہ و حق گویانہ حضرت امیر کے فضائل بیان کیے ہیں' اور تمام اهل دربار کو اپني عظمت حق گوئي سے متحیر و متعجب بنا دیا ہے !!

از انجملہ (بکارۃ الہلالیہ) کے وفد کا واقعہ نہایت موثر ہے' اور غالباً اس مضمون میں' میں نے اُسي کي طرف اشارہ کیا تھا -

صاحب بلاغات النسا نے لکھا ہے کہ بکارۃ الہلالیہ بالکل بڑھاپے اور ضعف و ناتواني کے عالم میں ایک مرتبہ امیر معاویہ کے دربار میں گئي - وہ اسقدر ضعیف تھي کہ دو عورتیں دو طرف سے تھامکر لائي تھیں - وہاں مروان بن حکم اور عمرو ابن عاص بھي بھي موجود تھ - انھوں نے امیر معاویہ سے کہا کہ " آپنے اِسے پہنچا نا ؟ یہ وہ عورت ہے جس نے جنگ صفین میں ہم لوگوں سے مقابلہ کیا تھا اور یہ ا شعار پڑھ پڑھکر لوگوں کو سناتي تھي :

اتری ابن هند للخلافۃ مـــالکا
هیہات ذاک ' ومـــا اراد بعید
منتك نفسك في الخلاء ضلالۃ
اغراک عمرو للشقاء وسعیـــد
فارجع با نکد طائـــر بنحوسہـــا
لاقت علیا اسعد وسعـــود !

سعید بھي موجود تھا - اسنے کہا کہ اتنا هي نہیں ' بلکہ یہ اشعار بھي اسي کے ہیں :

قد کنت آمل ان اموت ' ولا اری
فوق المنـــابر من امیۃ خاطبـــا
فا اللہ اخـــر مدتي ' فتطـــاولت
حتی رایت من الزمان عجائبا
في کل یوم لا یـــزال خطیبہـــم
وسط الجمـــوع لآل احمد عائبـــا

یعنے میري ارزو تھي کہ مجھے موت آجاے ' مگر اُس وقت کو اپني انکھوں سے نہ دیکھوں ' جبکہ بني امیہ کا کوئي فرد ممبر پر خطیب نظر آے ! مگر افسوس کہ یہ ارزو پوري نہ ہوئي' اور اللہ نے میري موت کے وقت کو بڑھا دیا - یہاں تک کہ آج میں زمانے کے انقلابات کے عجیب عجیب رنگ دیکھہ رہي ہوں ' مسجدوں کے ممبروں پر بني امیہ کے خطیب چڑھتے ہیں' اور آل محمد پر علانیہ لعن و طعن کرتے ہیں !! "

(١) بلاغات النسا امام ابوالفضل احمد بن ابي طاہر بغدادي متوفي سنہ ٢٨٠ - کي ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے' جس میں جاہلیۃ و صدر اسلام کي مشہور عورتوں کے اقوال و خطبات اور بلاغات و نوادر کو بطرز احسن و بہ تقسیم مواد و ترتیب ابواب جمع کیا ہے ' اور اس بارے میں اسکا مطالعہ عقد الفرید و اغاني وغیرہ سے زیادہ مفید دلچسپ ہے - مصر میں چھپ گئي ہے - (منہ)

بکارہ نے اِن بیانات کو سنکر امیر معاویہ سے کہا :

" تیرے یہ ا تے مجھپر حملہ کررہے ہیں ' اور میرا عصاء دفاع ضعیف ہے کہ انکو ہٹکا نہیں سکتي - بیشک ان اشعار کي میں هي مصنف ہوں - میں پسند نہیں کرتي کہ اس سے انکار کروں - اب میں واپس جاتي ہوں - سچ یہ ہے کہ امیر المومنین علي کے بعد زندگي میں کوئي خوشي نہیں " (بلاغات النساء صفہ - ٣٠ -)

اسي طرح سودہ بنت عمارہ رحمہا اللہ کا واقعہ بھي مسلمانوں کیلیے حق گوئي اور صدق لہجہ کي ایک مثال عظیم اور اسوۂ حسنہ ہے - یہ جب امیر معاویہ کي تخت نشیني کے بعد اسکے سامنے آئي تو امیر نے پوچھا :

"کیا تو وهي عورت نہیں ہیں ' جس نے ایام جنگ صفین میں یہ اشعار کہے تھ ؟

شمـــر کفعـــل ابیک یـــا بن عمـــارۃ
یـــوم الطعـــان وملتقی الا قـــران
وانصـــر علیـــا والحسیـــن ورهطـــہ
واقصـــد لھنـــد وابنھـــا بھـــوان
ان الامـــام اخـــو النبـــی محمـــد
علـــم الهـــدی ومنـــارۃ الایمـــان
فقـــہ الحتوف وســـر امـــام لوائـــہ
قـــد مابابیـــض صـــارم وسنـــان

سودہ نے کہا :

" اے واللہ ! میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں ' جو حق سے وقت پر پھر جاتے ہیں' اور کذب گوئي کیلیے حیلہ طرازیاں کرتے ہیں - بیشک میں هي ہوں جس نے یوم صفین میں یہ اشعار کہے تھ "

امیر نے کہا : " کیا شے تھي ' جس نے ان اشعار کے کہنے پر تجھکو امادہ کیا " ؟

سودہ نے بے باکانہ و مسلمانہ کہا :

" حب علي علیہ السلام ' واتباع الحق - حضرت علي کي محبت' اور حق کي پیروي " !! (ایضاً صفحہ - ٣٦)

(الہلال) میں (احرار اسلام) کا باب تاریخ اسلام کے ایسے هي امثال جلیلہ کے احیاء ذکر کیلیے تھا' مگر افسوس کہ هجوم اشغال نے مہلت نہ دي کہ ایک ادمي کیا کیا کرے ؟

بہر حال اس مضمون میں یا سودہ کے طرف اشارہ تھا ' یا بکارۃ الہلالیہ رحمہما اللہ تعالی کي طرف - آپ اسکو " ایک بڑھیا کے هفوات " سے تعبیر کرکے شاید کوئي خوشي حاصل فرماتے ہونگے ' مگر یقین کیجیے کہ آپکے الفاظ پڑھکر میري آنکھوں سے تو انسو نکل پڑے - فسبحان من لا یتغیر !! ایک زمانہ تھا کہ ہم میں سے بڑھیا عورتوں کے اندر اسلام کا ایسا سچا اتباع ' حق اور حریت کے ایسا گرانمایہ امتثال ' امر با لمعروف کا ایسا سچا ولولۂ' اور ازادي و صداقت کي ایسي غیر متزلزل محبت تھي - اور ایک زمانہ آج کا ہے ' جب کہ مردان اسلام ' اور رجا ل علم و فضل ' ایسي مثالوں کا پیش کرنا ایک طرف رہا' انکو " هفوات " کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں !!

اللہ اللہ ! اُس مقدس مسلمہ و مومنہ کا مقام عالي اور مرتبہ ارفع ! جسکے دل کو خدا نے خاندان نبوت کي محبت و عشق کا کاشانہ بنایا' جسکو حق کي معیت کي توفیق عظیم ملي ' جس نے اهل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کي حمایت و نصرت میں اپنے سیف لسان کے جوہر دکھاے ' اور جسکي حریت و ازادي ' اور حق پرستي و صداقت بڑھي کو تخت دمشق کي

شوکت قیصري اور ابہت عجمي مرعوب نه کرسکي ! آپ اسکے کارنامۂ حق پرستي کو ھفوات و ترھات کے لفظ سے تعبیر کرتے ھیں - کیجیے ' لیکن مجهکو تو اگر اپني تمام زندگي میں اِن " ھفوات " کي ایک مرتبه پیروي کرنے کي بهي سچي توفیق ملجاے ' تو اپني قسمت پر ناز کروں ' اور یقین کروں که میري بخشش کا سامان ھوگیا !!

تو و طوبي و ما و قامت دوست
فکر ھرکس بقدر همت اوست

مخدوم من ! معاف فرمائیگا ' عقائد نسفي ھي کے اندر سب کچهه نہیں ھے ' اس سے باھر بهي ذرا اپني نظر وسیع فرمالیجے - حق کي بحث فریقانه تعصبات سے ارفع و اعلی ھے ' اور اھل حق کا مسلک عدل و اعتدال ' اور افراط و تفریط سے اجتناب ھونا چاھیے - آپ کو میري اُس تحریر میں " رفاض " کے سب و شتم کا طریقه نظر آیا که بنو امیه کي بدعات کا ضمني تذکرہ بهي آپکے خیال میں مشرب " رفاض " ھے - نہیں سمجهتا که اس بارے میں کیا عرض کروں ؟ تاھم اتنا عرض کیے بغیر نہیں رھسکتا که الحمد لله ' اھل بیت نبوت کي محبت سے فائض المرام و ایمان اندوز ھوں ' اور اس عالم میں ھوں که جب خدا کے حضور میں عبادت کیلیے جاتا ھوں ' تو میري نماز بهي اُس وقت تک پوري نہیں ھوتي ' جب تک که آل محمد پر درود و سلام و تحیة کا ھدیه ' پیش کش بارگاہ حضرت تبارک و تعالی نه کرلوں که " اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل محمد ' کما صلیت وسلمت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید :

یا اھل بیت رسول الله حبکم
فرض من الله فی القران انزله
کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوۃ له !

میں تشهد میں درود کو اصطلاحي واجب نہیں بلکه حقیقي واجب یعنے فرض سمجهتا ھوں ' فنسال الله تعالی ان یجعلنا علی اتباع الکتاب و قرنائه اھل بیت النبي الکریم ' علیه و علی آله و اصحابه الصلوۃ و التسلیم -

(١٢) آخر میں یه عرض کردینا ضروري سمجهتا ھوں که اس قسم کے مباحث و مذاکرہ کي نسبت ارباب عصر کي مختلف رائیں ھیں - بعض حضرات انکو اس درجه اھم اور اقدم سمجهتے ھیں ' که دین و دنیا کا کوئی خیال اور اسلام و مسلمین کي کوئی مصلحت انکی نظروں میں انسے اھم تر نظر نہیں آتی ' اور انکے عقیدے میں اب مسلمانوں کیلیے اسکے سوا دنیا میں کوئی کام باقی نہیں رھا ھے که گذشته منازعات و مناقشات کی نسبت تصنیف و تالیف و جرح و تعدیل کا بازار گرم کیا جاے ' اور قوم وملت اپنی زندگی کو اسکے مطالعه کیلیے وقف کردے !!

ان بزرگوں کے ساتهه ایک دوسرا روشن خیال ' اتحاد دوست اور " مصلحت " نوما طبقه ھے ' جسکا خیال ھے که اس طرح کے تمام مباحث چونکه اسکی مصطلحه " مصلحت وقت " کے خلاف ھیں ' اسلیے بہتر ھے که ھمیشه کیلیے انکو مدفون مقبرۂ ذھول و نسیاں کردیا جاے ' اور کبهي انکي طرف اشارہ بهي نهو -

گویا اس خیال کے بزرگوں کے نزدیک سیاہ و سفید ' حق و باطل ' صدق و کذب ' نور و ظلمت ' اور معروف و منکر کي بنیاد ' حقیقت نہیں ' بلکه " مصلحة " ھے ' اور تمام تاریخي اسفار ' اور مجلدات آثار دنیا سے نابود کردینا چاھئیں ' کیونکه وہ " مصلحت وقت " کے خلاف ھیں !!

لیکن اس عاجز کا مسلک اِن دونوں مذاھب سے مختلف ھے - میں دونوں جماعتوں کو افراط و تفریط میں دیکهتا ھوں - اپني تمام قوت علم و دین کو محض تاراج مجادله و مکابرہ کرنا ' اور امور متنازعه کو خواہ نخواہ زندہ کرکے امن و اتحاد و جمعیة کلمه میں خلل انداز ھونا ' عقل و شرع ' دونوں کے لحاظ سے مضر ھے ' لیکن ساتهه ھي میں اس " مصلحت اندیشي " کا بهي قائل نہیں ' جسکے معنے یه ھیں که تاریخي مباحث و تحقیقات کا سد باب کردیا جاے ' تصحیح خیال ' و تعدیل اعتقاد ' و تمجید اعمال حسنه ' و ذم افعال سئیه کو روک دیا جاے ' اور دفاتر اخبار ' و اسفار آثار کے دروازوں پر یک قلم قفل چڑھا دیا جاے -

تاھم بحالت موجودہ میں اسکي بالکل ضرورت نہیں دیکهتا که اِن مباحث میں اپنا اور ناظرین کا وقت صرف کروں - وہ وقت ' که ھماري فرصتیں قلیل ' اور ضرورتیں لا تعد ولا تحصے ھیں ' اور پهر یه بحثیں تو ھماري زندگي سے وابسته ھیں ' لیکن پیش آنے والے حالات تو وہ ھیں ' که ھماري زندگي ھی کو مشکوک ' اور ھماري هستی ھی کو مفقود کردینے والے ھیں -

الہلال کی گذشته جلد کے اختتام ' اور نئي جلد کے فاتحه میں " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی (که اصل مقصود دعوت الہلال ھے) تاریخ کی طرف مختصر سا اشارہ کیا گیا تها ' اور اس فضل مخصوص امة مرحومه کی طرف توجه دلائی تهی که ھر زمانے میں حکمة الہیه نے احیاء شریعة و امر بالمعروف کیلیے برگذیدگان امت کو منتخب کیا ' اور انکے ذریعه حق کا اعلان ' اور باطل کا استیصال ظہور میں آیا - اسی ضمن میں یه ذکر بهی آگیا تها که اسلام کا اصلی دور زندگی ابتدائی عہد راشد تها ' اور پهر اسکے بعد ھی بدعات و محدثات کا سلسله شروع ھوگیا تها - وھاں نه بنی ھاشم اور بنی امیه کے منازعات کا ذکر تها ' اور نه جمل و صفین کا - نه تعین تهی ' اور نه تشخص - لیکن جناب نے اس طرف توجه مبذول فرمائی ' اور اسکو رسم سب و شتم ' و اتباع " رفاض " و سب صحابۂ کرام [رضوان الله علیهم] سے تعبیر کیا - ایسی حالت میں ضرور تها که بر سبیل اجمال اپنے خیالات ظاھر کردوں - یه کیونکر ممکن ھے که واقعات سے بالکل چشم پوشی کرلی جاے ' اور یه کیا استبداد و قہر ' اور حکم بندش قلم و لسان ھے که ضمناً بهی کہیں صاحبان اعمال خیر کی مدحت ' اور موسسین بدعات و محدثات کی طرف اشارۂ منقصت نهو ؟

(١٣) پس یه اسباب تهے ' جنکی وجهه سے الہلال کے چند صفحات اس ذکر کی نذر ھوگئے - نیز اس لیے بهی که اس بارے میں جناب کا اصرار شدید تها ' ورنه قارئین کرام پر واضح رھے که اس عاجز کے قلم و دماغ کے لیے امویۂ و عباسیه کا مبحث نہیں ' بلکه اب تو اسلام کا سوال درپیش ھے ' اور تاریخ اسلام کا حفظ نہیں ' بلکه نفس اسلام کے حفظ کی مہم سامنے ھے - اب اسوقت " صفین " اور " جمل " کے واقعات پر غور کرنے کی مہلت کہاں سے لائیں ' که یوم " بدر " اور " احزاب " کے واقعات تازہ ھو رھے ھیں !!

مرحوم غالب نے اس بحث کا فیصله کردیا ھے :

بحث و جدل بجاے ماں ' میکدہ جوے ' کاندراں
کس نفس از جمل نزد کس سخن از فدک نخواست

نامورانِ غزوۂ بلقان

شہادۃ بطل الحریۃ !!

رحمة الله عليک يا نيازي بک !

حادثۂ ملي

(٢)

يورپين ترکي کے بہترين بلاد جميلہ اور مقدونيا کي حسين ترين آباديوں ميں تيسرا نمبر (مناستر) کا ہے - وہ مغربي سرزمين ميں مشرقي اوضاع و اطوار کے اختلاط کا (جو يورپين ترکي کي خصوصيت ہے) ايک نہايت دلکش نمونہ ہے - موسم کي خوبي ' قدرتي مناظر کي دلفريبي ' پہاڑوں کی قطاريں چشموں کي روانياں وہ سرمايۂ روح پرور ہيں ' جنکي نعمت سے وہاں کا ہر باشندہ ' دنيا ميں آتے ہي متمتع ہونے لگتا ہے -

اسکے اطراف و جوانب ميں دور تک چھوٹے چھوٹے قصبے اور ديہات ہيں ' جنميں سے اکثر دامن کوہ ميں واقع ہيں ' اور وہاں کے باشندے اب تک بدويت اور حضريت کی درمياني زندگی کے آثار اپنے اندر رکھتے ہيں - مقدونيا کے وہ پہاڑي عصابات (جرگے) جنکے قتل وغارت اور باہمی جنگ وجدال نے اس صوبے کو ہميشہ حکومۃ عثمانيہ کيليے مصائب انگيز رکھا ' انہيں ديہاتوں اور انکے قرب و جوار کي وسيع پہاڑيوں ميں بستے ہيں -

انہيں قصبوں ميں ايک بڑا قصبہ ' اور اضلاع کی فوجي چوکيوں کا صدر و مرکز ' رسنہ نامي مقام ہے -

يہي (رسنہ) نيازي بک کا مولد و منشاء ہے - يہيں وہ پيدا ہوا ' يہيں اپنی فوجی زندگی کا ايک بڑا حصہ صرف کيا ' يہيں سے اس نے اپنی مملکی جاں نثاري کی حرکت شروع کی ' ليکن افسوس کہ يہاں کی آخري خاک اسے نصيب نہيں ہوئی - حالانکہ اسے رسنہ بہت محبوب تھا - وہ رسنہ ' جسکے ايک جھونپڑے ميں اس نے اپنی ملۃ و وطن کی راہ ميں قربانی کا آخري عہد و ميثاق باندھا تھا ' اور

جسکی ايک رات اس عالم ميں بسر کی تھی ' کہ صبح کو اپنی جماعت کے ساتھہ علم حريت کا اعلان کرنے والے تھا ' جسکا نتيجہ مجہول تھا ' اور اسکي نوجوان بيوي ' جسکے ساتھہ شادي کے بعد صرف دو تا تمام موسم بسر کر سکا تھا ' شير خوار بچے کو گود ميں ليے ہوے اسکے وداعی الفاظ سن رہی تھی !!

ليکن آہ اے نيازي بک ! اے پرستار ملت و وطن !! تيرا وطن محبوب بھي ہمارے ہاتھہ سے گيا ' اور اسکے بعد تو نے بھي ہم سے کنارہ کشي کي ! کيا اس ليے کہ اپني ملۃ کی ذلت و نکبت تجھسے ديکھی نہ گئي ؟ اور کيا اسليے کہ تيري غيرت عشق نے گوارا نہ کيا کہ وطن کے جانے کے بعد ' وطن کے نام ليوا دنيا ميں باقي رہيں ؟

آہ ! تو ' اور تجھہ ايسے شہدائے ملۃ ' خوش نصيب ہيں کہ آنے والے وقت سے پہلے ہي دنيا سے چلے گئے ' اور اپني ملت عزيز اور وطن محبوب کي ہونے والي ذلتيں ديکھنے کيليے باقي نہ رہے ' ليکن بتلا کہ ہم بد بخت کہاں جائيں ؟ ہم کہ زندہ ہيں ' اور اسليے زندہ ہيں کہ اپني بربادیوں اور غيروں کي کامرانيوں کو ابھي کچھہ دنوں اور ديکھہ ليں !! ....

....

* * *

انقلاب دستور کے بعد دنيا ان لوگوں کو جاننے کيليے نہايت مضطرب تھي ' جنھوں نے بظاہر چند ماہ کے اندر ملک ميں رہکر ملک کو بدلڈالا تھا - اسي زمانے ميں نيازي بک نے اپنا روزنامچۂ انقلاب دستور " خواطر نيازي " کے نام سے ترکي ميں شائع کيا ' جسکا انگريزي خلاصہ مستر اي - اِف - نائٹ نے لکھا ' اور پھر ولی الدين بک نے عربي ميں شائع کيا - اسميں مرحوم نے اپنے ابتدائی حالات مختصر طور پر لکھے تھے -

نيازي بک کی ابتدائی حيثيت محض ايک عام سپاہی کي تھی ' سب سے پہلا امتيازي وصف جو اس سے ظاہر ہوا ' وہ جنگ يونان کا موقعہ تھا ' اور اس نے ايک طرف تو فوجي حلقوں کو اسکي طرف متوجہ کيا ' اور دوسري طرف ارباب حکومت کي اصلاح

نيازي بے اعلان دستور کے زمانے ميں

طلب بے عنوانیوں کا پہلا نقش اسکے دل پر کھینچ دیا - جنگ کے ایک پر خطر موقعہ میں اس نے تنہا ۱۸ - یونانیوں کو قید کر لیا تھا ' اور ان میں بعض نہایت ممتاز یونانی فوج کے افسر تھے - وہ اپنے اسیروں کو لیکر خوشی خوشی قسطنطنیہ روانہ ہوا کہ سلطان کے حضور میں پیش ہوکر اپنی خدمت کو پیش کرے - راہ میں امراے یلدیز میں سے ایک امیر کا لڑکا ملا ' اور اسکو معلوم ہوگیا کہ نیازی بک کے ساتھہ یونانی اسیر ہیں - قبل اسکے کہ نیازی قسطنطنیہ پہنچے ' مابین همایونی سے ایک فرمان شائع ہوگیا ' جسمیں ۱۸ - یونانیوں کو تنہا قید کر لینے کے کار نامے کو اُس امیر زادے کے طرف منسوب کیا گیا تھا ' اور پھر اسکے صلے میں ترقی مراتب و مدارج کا اعلان تھا !

نیازی بک کہتا ہے کہ " یہ پہلا واقعہ ہے ' جس نے میری آنکھیں کھولیں ' اور مجکو اپنے ملک کے حکام ' اور مرکزکی بد نظمی کی نسبت علم ہوا "

سنہ ۱۹۰۳ - کے اواخر میں یوروپین ترکی کے اندر بلغاری جرگوں کی بغاوت اور شورش کا ہمسایوں نے انتظام کیا ' اور تمام مقدونیا میں آتش فساد بھڑک اٹھی - یہ کوہستانی اطراف اور دیہات و قصبات کے قبائل تھے ' جنھوں نے مختلف جرائم پیشہ سرغناوں کی سر کردگی میں اپنی اپنی جماعتیں بنالی تھیں ' اور پھر باہم ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے تھے ' اور دیہاتوں اور قصبوں کو لوٹتے تھے - یہ بغاوت سنہ ۱۹۰۸ع - تک قائم رہی ' جبکہ دستور عثمانی کا پہلا اعلان ہوا -

* * *

حکومت نے جن لوگوں کو بلغاریوں کے مقابلے ' اور سرکوبی کے لیے متعین کیا تھا ' ان میں نیازی بک بھی تھا - وہ پانچ سال تک اپنی رجمنت کے ساتھہ مقدونیا کے جرگوں کا مقابلہ کرتا رہا ' اور اس عرصے میں اس نے اپنی شجاعت و بسالت ' ایثار نفس و جوش خدمت ملک و ملت ' اور نوع پرستی و انسانی ہمدردی کی نہایت نمایاں مثالیں پیش کیں - اسکا وجود تمام اطراف رسنہ و مناستر کیلیے ایک رحمت الہی تھا - اُس نے بلغاری اشرار کے حملوں اور لوٹ مار سے تمام اپنے قرب و جوار کی آبادی کو بالکل محفوظ کردیا تھا ' اور بڑے بڑے مشہور بلغاری ڈاکو اور سرغنے اسکے نام سے ڈرتے اور اسکی شجاعت و کاردانی کا اعتراف کرتے تھے - اسکی ہمدردیوں نے بلا اختلاف مذہب و ملت تمام اطراف و جوانب کے لوگوں میں اسکے وجود کو محبوب القلوب بنادیا تھا - اسکی موجودگی کا یقین راتوں کو تاریکی میں امن و امان کی روشنی تھا ' جو گھروں کے اندر عورتوں اور بچوں کو اطمینان کی نیند بخشتا تھا ' اور بوڑھوں اور معذوروں کو بلغاری وحوش و برابرہ کے حملوں سے بے پروا کردیتا تھا -

ایک ذکی الحس اور حقیقت جو طبیعت کیلیے دنیا کے تمام حوادث و واقعات عبرت و بصیرت کا درس ہوتے ہیں - صدہا عام سپاہی اور فوجی افسر نیازی کی طرح اس کام میں مصروف تھے ' لیکن نیازی بک جو کچھہ کرتا ' اور جو کچھہ دیکھتا تھا ' وہ کسی کو میسر نہ تھا - وہ گو اب تک انقلاب و اصلاح کی کسی تحریک میں شامل نہیں ہوا تھا ' اور اسکے خیالات میں کوئی انقلاب انگیز جنبش فکر پیدا نہیں ہوئی تھی ' باہر کے اخبارات کی ملک میں اشاعت مسدود تھی اور علی الخصوص ترکی فوجی زندگی تمام دنیا سے بے خبری اور بے قدری میں کٹتی تھی - تاہم چونکہ اسکا دل محب ملک ' اور اسکا دماغ بیدار ضمیر تھا ' اسلیے وہ جو کچھہ کرتا تھا ' محض فوجی فرض ' اور حق تنخواہ کے جذبے سے نہیں ' بلکہ اپنے ملک کی محبت ' اسکو فتنہ و فساد سے محفوظ کرنے کی آرزو ' اور خلق اللہ کے امن و رفاہ کیلیے -

لیکن اس فوجی خدمت کے اثنا میں اسپر نئی نئی باتوں کا انکشاف ہوا ' اور اُس نے حیرت اور غم کے ساتھہ دیکھا کہ اسکے ملک اور ملکی حکومت کی حالت ویسی نہیں ہے ' جیسی کہ وہ بچپن سے سمجھتا آیا ہے -

* * *

وہ لکھتا ہے :

" سب سے بڑھکر جس واقعہ نے اس زمانے میں مجھپر اثر ڈالا وہ یہ تھا کہ میں اپنے وفادار ساتھیوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالکر ' راتوں کی نیند اور دن کی راحت سے اپنے تئیں یک قلم محروم کرکے ' طرح طرح کی مصیبتوں اور طرح طرح کی مشکلات کے بعد ' کسی مشہور بلغاری سرغنے ' یا کسی مشہور کوہی ڈاکو کو گرفتار کرتا ' اور اسکے خونی جرائم اور حملوں سے مظلوم انسانی آبادیوں کو نجات دلاتا ' لیکن جب اسکو مناستر بھیجدیتا ' اور وہاں سے اسکا معاملہ (یلدیز) کے ہاتھوں میں پہنچتا ' تو چند دنوں کے بعد حیرت و تعجب سے سنتا کہ " فلاں یوروپین حکومت کے سفیر نے انکے معاملے میں مداخلت کی ' اور وہ فوراً باعزاز و اکرام رہا کردیے گئے " !!

یا درمیانی حکام کو رشوتیں ملگئیں ' اور تیسرے چوتھے دن ہی وہ پھر اپنے قبائل سے آملے !!

اسکے ساتھہ ہی میں دیگر فوجی افسروں کو دیکھتا ' جو میری ہی طرح بلغاری باغیوں کے مقابلے کیلیے متعین تھے ' اور دیگر اطراف مقدونیا سے تعلق رکھتے تھے - نہ انکو غریب دیہاتیوں کے لٹنے کا کچھہ غم تھا ' اور نہ باغیوں کی تادیب و تنبیہ کی کچھہ فکر تھی - نہ انھوں نے اُن خطرناک جرگوں سے مقابلہ کرکے انھیں اپنا دشمن بنایا ' اور نہ کبھی انکو گرفتار کرنے کی کوشش کی - اپنے اپنے مقاموں پر پڑے رہتے ' اور جب کبھی کسی جگہ کے لٹنے اور تاراج قتل و غارت ہونے کی خبر آتی ' تو دوسرے تیسرے دن معائنے کیلیے چلے جاتے ' اور اپنے روز نامچے میں لکھدیتے کہ " غارتگروں کا کچھہ سراغ نہ لگ سکا " !

تاہم وہ مجھسے زیادہ محبوب و عزیز تھے - !!

میں نے سونچا کہ الہی یہ کیا معاملہ ہے ؟ کیا بچپن سے اعتقاد و فکر کی جس جنت میں مقیم ہوں ' وہ محض ایک دھوکا اور فریب ہے ؟ کیا اینتک میں نے جو کچھہ سنا ' اور جو کچھہ سمجھا ' وہ واقعیت اور صداقت سے خالی تھا ؟...... ؟

کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دنیا کی حکمران قوموں کی طرح ہم ایک عظیم الشان حکمران قوم ہیں ' اور ہمارا سلطان دنیا کے پادشاہوں میں ایک بڑا پادشاہ ہے ؟ اگر یہ سچ ہے تو یہ کیوں ہے کہ جن مجرموں نے ہمارے ملک کی عافیت کو تاراج کر دیا ہے ' ہم انکو پکڑتے ہیں ' لیکن ہماری حکومت کو اتنا حق بھی حاصل نہیں کہ اپنی مرضی سے انھیں سزا دے ' اور وہ محض ایک یوروپین سفیر کے اشارے پر بلا تامل چھوڑ دیے جاتے ہیں ! چھوڑ دیے جاتے ہیں تا کہ وہ پھر آکر ہماری سرزمین کو قتل و غارت اور نہب و سلب سے بھر دیں ! تا کہ مظلوم انسانوں کی عورتیں بیوہ ' اور تا کہ انکے شیر خوار بچے یتیم ہوں !! ...... یا للعجب ! و یا للاسف ......

اگر ہماری حکومت کا یہی حال ہے ' تو پھر ہماری جانوں کو انکے مقابلے کیلیے کیوں معرض ہلاکت میں ڈالتی ہے ؟ ....

کیا یہ سب کچھہ اس لیے ہے کہ ہم ذلیل و حقیر ہوگئے ہیں ' اور اپنے آپکو سنبھالنے پر قادر نہیں ؟ کیا ہماری حکومت کا انتظام

اور اسکے ارکان و اعضا ویسے نہیں هیں ‘ جیسے که پہلے تھے - اُس وقت ‘ جس کی روایتیں بچپنے سے میں سنتا آیا هوں ...... پھر اگر ایسا هی ہے تو خدایا یه کیا بدبختی ہے‘ اور تیرے هاتهه کو کیا هوا که همیں نہیں پکڑتا ؟ .... "

مقدونیا میں ایک اور نیا سامان تنبه اور اعتبار کا پیدا هوگیا تھا ‘ اور نیازي اور اسکے بعض ساتھیوں کي دیدۂ عبرت کیلیے اسکے نظارے نے بھی سرمۂ بصیرت کا کام دیا -۔

مسئلۂ مقدونیا کی قبل از دستور آخري پیچیدگی اس طرح سلجھائي گئی تھی که دول ستہ نے اپنے هائی کمشنروں کا ایک کمیشن متعین کر دیا تھا ‘ اور انکے ماتحت ترکی فوج کا ایک حصہ دیدیا گیا تھا ‘ جنکا مقصد بظاهر بتلایا جاتا تھا که سعی اجراے اصلاحات اور قیام امن ہے -

یه ترکی فوج جو باهر کے افسروں کے ماتحت رهتی تھی‘ انتظام و راحت کے لحاظ سے تمام عثمانی فوج کیلیے رشک انگیز تھی ۔ چونکه اسکا انتظام یوروپین طاقتوں کے کمشنروں کے ماتحت تھا ‘ اسلیے وہ اسکو باقاعدہ تنخواهیں دلاتے تھے‘ عمدہ وردیاں پہناتے تھے ‘ انکے جوتے ٹوٹے هوے ‘ اور انکے کوٹ پھٹے هوے نہیں هوتے تھے‘ اور ترکی زندگی کی محبوبات ‘ یعنے قہوہ اور تمباکو کیلیے ترستے نه تھے -

اِن سپاهیوں کا وجود مقدونیا کی عام عثمانی فوج کیلیے ایک تازیانه عبرت هوگیا ۔ وہ انکو دیکھتے اور اپنی حالت سے مقابله کرتے - اور پھر سونچتے که یه کیا بدبختی ہے‘ که انھی کے بھائی انھی کے سے سپاهی ‘ انھی کی سر زمین کے فرزند ‘ چند غیروں کے ماتحت رهکر عزت و خوشحالی کی ایسی رشک انگیز زندگی بسر کرتے هیں ‘ اور خود وہ اپنے ملکی افسروں کے ماتحت رهکر اور اپنے ملک کی پرستش کا عہد باندھکر ‘ ذلت و نکبت ‘ افلاس و ناداري ‘ عسرت و تنگی ‘ اور پریشانی و پریشان حالی میں مبتلا رهتے هیں ؟

غیروں کو کیوں یه عزت و عظمت حاصل ہے ‘ اور انکے ملک کیلیے کیوں ذلت و نکبت کے سوا کچھه نہیں ؟

نیازي بک لکھتا ہے که " میں جب کبھی مقدونیا کے کمشنروں کے ماتحت سپاهیوں کو دیکھتا تو اپنے همراز دوست یوسف صبري سے گھنٹوں اس اختلاف حالت کے اسباب و نتائج پر بحث کرتا - "

* * *

اسی زمانے سے نیازي بک کے خیالات میں تغیر شروع هوگیا۔ اسکے احساسات بدل گئے ‘ اسکے مشاهدات نے ایک نئی چادر اوڑھلی ‘ اور اسکے کانون قلب میں " خدمت ملک و وطن " کی وہ مخفی آگ روشن هوگئی ‘ جو اگر ایک بار روشن هو جاے ‘ تو پھر اسکا بجھنا دشوار هوتا ہے -

اس نے بغیر کسی مرشد و رهنما کے حیات ملکی و ملی کے سر مخفی کو معلوم کرلیا ‘ اور اسکو یقین هو گیا که همارے جسموں کے اندر روح نہیں ہے - کشتی پانی سے بھرتی جاتی ہے ‘ اور بستر مرض روز بروز مایوسی سے قریب تر هوتا جاتا ہے -

اسکے کانوں میں ایک فرشته غیبی کی هروقت صدا آنے لگی که " کوئی انسان اس خاکدان ارضی ‘ اس سماء دنیا کے نیچے زندہ نہیں رهسکتا ‘ جب تک که روح حریة اسکی رگوں کے اندر نه دوڑ رهی هو ‘ اور مملکة عثمانیه کا مرض اسکے سوا کچھه نہیں ہے که ایک صدي کے اندر اسکے چاروں طرف کی دنیا پلٹ گئی ہے‘ لیکن وہ ابتک اپنی جگه پر پڑي ہے "

اب نیازي بک وہ نیازي بک نه تھا ‘ جو چند مہینے پہلے اپنی بارک کے فوجی قہوہ خانے میں بیٹھکر اپنے اطراف و جوانب

اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

قبله مد ظله السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - الہلال ابھي ابھی مجھے ملا ہے - آپکا چھوٹا سا اپیل دربارہ امداد مہاجرین پڑھنے میں آیا - آپکي همت پر جوش اور رشک کے آنسو نکل پڑے - الله تعالی آپکو اس سے بھي بڑھکر توفیق عنایت فرماے اور مجھے بھي - لیکن میں اپنے پاس ایسي جیب کہاں سے لاؤں جسکي وسعت اسیقدر هو ‘ جتني ان بے خانماں بھائیوں ‘ بہنوں ‘ اور ماؤں کي امداد کي ضرورت ہے ‘ یا جسمیں الہلال کي سي قابلیت هو که وہ ایک عظیم الشان ایثار کے ساتھه اتني بڑي رقم اپنے اندر سے نکال دے - ادھر تنگي حوصله ملاحظه هو که جي نہیں چاهتا که آپ پر بار بنوں ‘ یا جو قلیل رقم آٹھه روپیه کي دوں وہ بھي میرا ایثار نہو ‘ بلکه جناب کا - اور اگر محض ایک خریدار هي پیدا کروں تو پھر میں نے تو کچھه بھي ندیا - الله میري مٹھي کو تنگ نکرے ‘ اور نه میرے حوصله کو پست - لہذا میں اپنی طرف سے نہیں بلکه اپني بیوي کي طرف سے (اور کسقدر مقام شرم و غیرت ہے که آج میري بیوي جسے میرا نصف هونا چاهیے تھا ‘ مجھسے بڑھگئي ہے) ایک جوڑي طلائي بندوں کي پیش کرتا هوں - میں نے یه جوڑي اپنے دوست .... کو دیدي ہے - وہ فروخت کرکے قیمت آپکو ارسال کردینگے - ...... میں چونکه زیور کي قیمت اچھي پڑتي ہے اسلیے اسے وهیں فروخت کرنا مناسب سمجھا - اس ادني سي رقم کو آپ اس چندہ میں راقم الحروف یا اسکي بیوي کي طرف سے شمار کرلیں ‘ لیکن ساتھه هي عرض ہے که هرگز میرا نام آپکي فائل میں ظاهر نکیا جاوے -

پس جسوقت رقم پہنچ جاوے فقط اتنا لکھدیجئیگا که ایک بدنصیب مسلم جسے بہت کچھه دینے کي تمنا تھی ‘ لیکن جو بباعث کچھه نه رکھنے کے اپنے دل کے ارمان نکال نہیں سکتا "

[الہلال - ذلک‘ فلیتنا فس المتنافسون]

[از جناب شیخ محمود صاحب جفت فروش - اکوت ضلع اکوله ملک برار]

السلام علیکم رحمة الله و برکاته - اعانه مہاجرین کے متعلق آپ نے جس ایثار اور مالي قرباني سے کام لیا ہے میں جہاں تک خیال کرتا هوں عملي دنیا میں یه پہلی نظیر ہے - کاش طبقه امرا بیدار هوتا اور مالي اعانت میں کوشاں هوتا تو یه آفات کي گھٹا جو مسلمانان عالم پر چھائي هوئي ہے پرزے پرزے هوکر رهجاتي - وہ مقلب القلوب انکے دلوں کو اسلام کے درد اور مسلمانوں کي همدردي سے بھر دے -

میرے دل نے اسبات کو گوارا نه کیا که اتني بڑي رقم کا بار آپ کی ایک واحد ذات پر ڈالا جاے - اس بنا پر نیازمند نے آٹھه روپیه کي حقیر رقم اعانه مہاجرین کي مدد میں بذریعه مني آڈر خدمت اقدس میں ارسال کي ہے - اس رقم کو آپ اخبار کي قیمت تصور نه فرمائیں - کیونکه اخبار کا چندہ ختم هونے پر اخبار کي مقررہ قیمت برابر ادا هوتی رهیگی - ۔

[بقیه مضمون پہلے کالم کا]

کے دشمنوں کی گرفتاري کی تدبیریں سونچتا تھا - اب اسکے سامنے اُن عظیم الشان دشمنوں کی صفیں تھیں ‘ جنکے حملے روز بروز اسکی قوم اور اسکے ملک کو برف کی طرح پگھلا رہے ‘ اور خشک سالی کے چشموں کی طرح سکھا رہے هیں ۔

وہ اب شب و روز ایک عشق غیر معلوم ‘ اور ایک تلاش و جستجوے مجہول کی فکر میں مستغرق رهنے لگا ....

مراسلات

از جناب مولوی یعقوب صاحب ہیڈ مولوی اسکول جموی ضلع مونگیر

مخدومنا الاعظم جناب المکرم مولانا ابوالکلام آزاد - ادام اللہ شموس افاضتکم ساطعۃ علی راس المومنین وجعلنا اللہ سبحانہ و ایاکم من انصار المسلمین - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اعانت مہاجرین بے خانمان ترک کے لیے مبلغ آٹھ روپے ارسال خدمت ہیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

حیثیت کے بدل جانے سے حکم بھی بدل جاتا ہے' اب جناب والا کے الہلال نے بحکم : الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ صد ہزار بدر کامل کو بے نور و صد ہزار متاع کونین کو ہیچ کردیا - ان ھذا کان لکم جزاءً و کان سعیکم مشکورا - میرا خیال ہے کہ تیس ہزار کی رقم خطیر کے ایثار سے دلیل راہ بننے کی مثال آپ سے پہلے کوئی اخبار ہندوستان کا شاید نہیں ہوا ہے - اسکی مقبولیت کی کافی دلیل آیۃ مذکور ہے - کیونکہ ابتغاء مرضات اللہ سے افضل ترین دوسری کوئی چیز نہیں ہوسکتی - یہ امتیاز جناب والا کا لوجہ اللہ ہے کسی مداح کے مدحت سے اچھا اور کسی حاسد کے چشم پر فتن کے دیکھنے سے برا نہیں ہوسکتا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا -

جناب والا نے غازی شکری پاشا متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ کے خدمات اسلامیہ کی یادگار قائم کرنے کا خیال جو ظاہر فرمایا ہے گو کسی حیثیت سے محمود و متصور ہو' مگر بنفسہ بہ چند وجوہ یہ یادگار قابل اعتراض ہے -

(۱) کیا یہ خیال صحیح ہے کہ قوم ترک کے افراد میں بطل ادرنہ غازی شکری پاشا سے زائد اسلام پرستی و ملک و وطن کے لیے جانفروشی کرنے والا دوسرا کوئی فرد اس جنگ بلقان میں ثابت الاقدام نظر نہ آیا ؟ اگر یہ خیال صحیح ہے تو انکی یادگار کے لیے یہ کافی ہے کہ اشداء علی الکفار کی صفت سے عامہ مسلمین یاد کیا کریں - تاریخ میں ان کے لیے یہ صفت باعث صد افتخار و مکرمت ہے - بشق ثانی اگر ایک کے لیے کوئی یادگار قائم ہو اور دوسرے کے لیے نہیں' تو ترجیح بلا مرجح ہے - یقین جانیے کہ اس دور ناکامی و نامرادی میں بھی ہر مسلمان سپاہی جوش ہمت و عزم و ثبات میں خالد وقت ہے' پھر ایک کے لیے یادگار قایم کیجاے اور دوسروں کے لیے نہیں ' کیا یہ راے صائب ہوسکتی ہے ؟

صوفی بالکل مفت

از جناب محمد الدین صاحب اڈیٹر صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

تصوف کا بے نظیر رسالہ جو پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات سے ماہوار شائع ہوتا ہے - ان صاحبان کی خدمت میں سال بھر تک بالکل مفت روانہ کیا جائیگا - جو اسکی سالانہ قیمت ایک روپیہ ۸ - آنہ خزینہ اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں بنام اڈیٹر صاحب الہلال کلکتہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں - اور رسید منی آرڈر جو ڈاکخانہ سے ملے وہ معہ اپنے پتہ کے دفتر صوفی میں ارسال فرمائیں - رسالہ سال بھر تک انکے نام جاری رہے گا - [الہلال - جزاکم اللہ تعالے خیر الجزاء]

تصحیح ضروری

از جناب شرف الدین احمد صاحب ریاست رام پور

آپ نے اپنے معزز پرچہ " الہلال " مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۱۳ ع میں میرے ناچیز ترجمے یعنی " جہنم سے پہلے اور دوسرے خط " پر جو ریویو فرمایا ہے اوس میں دو غلطیاں ہیں اگر براہ کرم آپ ان کی صحت فرماوینگے تو میں شکر گذار ہونگا -

(۱) تقریباً دو سال سے میں ہیڈ کلرک جیل نہیں ہوں بلکہ اب ہوم ڈپارٹمنٹ میں عالی جناب صاحبزادہ محمد مصطفی علی خانصاحب بہادر ہوم سکریٹری کی عنایت آمیز ماتحتی میں اپنا فرض منصبی انجام دیتا ہوں -

(۲) اصل کتاب میں تیس خط ہیں - آپ نے ۲۰ - خطوط لکھے ہیں ۳۰ - میں سے صرف دو خطوں کا ترجمہ ابھی شائع ہوا ہے تیسرا زیر طبع ہے -

مدرسہ بجاے مکتب

از جناب منیر خاں صاحب جلال آبادی

احتشام الملک سلطان الدولہ جناب احمد علیخانصاحب بہادر مرحوم شوہر بیگم صاحبہ بھوپال جلال آباد ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے - رائی عہد بہادر ریاست بھوپال اور آن کے بھائی کرنل محمد عبد اللہ خان بہادر جلال آباد کے رئیس اعظم محمد ولایت علیخانصاحب کے یہاں منسوب ہیں -

ان تعلقات نے بھوپال اور جلال آباد میں وابستگی پیدا کر رکھی ہے - جلال آبادیوں کا ارادہ تھا کہ ہر ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال سے ایک ہائی اسکول کے لیے درخواست کیجاے - یہ ارادہ عملی صورت میں ظہور پذیر ہونے بھی نہ پایا تھا - کہ ایک دو اصحاب نے درخواست پیش کی - کہ سرکار عالیہ کیجانب سے جلال آباد کے مسلمان بچوں کی تعلیم کیلیے ایک حافظ قرآن کا تقرر منظور فرمایا جاے - وعدہ کیا تھا - دس روپیہ ماہوار پر ایک حافظ صاحب مقرر ہوگئے - جلال آباد کی آبادی چار ہزار ہے - اسمیں بڑی کوشش سے ۱۵۰ طلبہ تعلیم پاتے ہیں - ایک سرکاری مڈل اسکول ہے جس میں متعلمین کا شمار اب سے دو ماہ پیشتر ڈیڑھ سو تھا - اب اس مکتب کے طفیل میں روز بروز تعداد کم ہونے لگی - سررشتہ تعلیم سے جواب طلب ہوا - اسوقت تو کچھہ یوں ہی سا جواب دیدیا گیا ہے لیکن تابکے - یہی حالت رہی تو کمی تعداد طلبہ کی وجہ سے اسکول دوسری جگہ منتقل ہوجائیگا - پھر آپ سمجھہ سکتے ہیں کہ اہل شہر اور مضافات کے باشندوں کو کسقدر نقصان ہوگا - ہر ہائنس بیگم صاحبہ کی توجہ سے بمنظوری صاحب کلکٹر ضلع مظفر نگر اگر بجاے علحدہ مکتب قرآنی کے مڈل اسکول ہی میں مذہبی

تعلیم کے لیے - ایک مولوی کی اجازت ملجاے تو بہت مناسب ہے - یہ نیک نظیر ناموری کا باعث ہوگی کہ سرکاری اسکول میں ایک فرماں رواے اسلام کی طرف سے مذہبی تعلیم کا انتظام ہوا - اسکول کو بھی مقابلۃ زیادہ رونق ہوگی - مسلمان طلبہ مذہبی تعلیم سے مستفید ہونگے - ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول - ہر وقت نگراں رہیگا -

قانون ازدواج بیوگان کی تحریک

از جناب نثار احمد خاں صاحب کاکوری

بیواؤں کے عقد ثانی کا مسئلہ اس قدر ضروری و اہم ہے کہ کوئی دور اندیش و معاملہ فہم دل و دماغ اس کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا - میری راے میں اسکے لیے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں ایک خاص قانون وضع کرنے کی پرزور تحریک ہونی چاہیے - جس کا ابتدائی مسودہ یوں ہوسکتا ہے -

دفعہ (١) صاحب کلکٹر یا سیشن جج یا اونکے ہمرتبہ عہدہ داران ریاست کو بذریعہ درخواست با ضابط بیوہ کے حالات و متعلقات کی اطلاع ہونا چاہیے -

دفعہ (٢) ہر ایسی درخواست میں بیوہ کی تخمینی عمر - اسباب عدم نکاح ثانی مع ان وجوہ کے جو ولیوں مربیوں یا سرپرستوں کی طرف سے کہ مانع نکاح ثانی ہوں درج کرنے چاہئیں -

دفعہ (٣) ہر ایسی درخواست کے گذرنے پر عہدہ دار خود یا اپنے کسی ماتحت افسر کو خواہ وہ آنریری ہوں یا ملازم سرکاری بغرض تصدیق بیانات عرضی گذار کے مامور کرکے عذرات مندرجۂ درخواست کی تصدیق کرائیگا -

دفعہ (٤) درخواست تصدیق شدہ چند معزز مقامی باشندونکے پاس مزید تصدیق و تحقیق کی غرض سے بھیجدی جاے ' اور ان کی سفارشی رپورٹ پر مناسب لحاظ کیا جاے -

دفعہ (٥) اگر شادی ہونیکے لیے سفارش ہو تو بیوہ جس شخص کی سر پرستی یا نگرانی میں ہو اس کو مناسب وقفہ و مہلت دیکر بیوہ کے عقد ثانی کی ہدایت کرنی چاہیے -

دفعہ (٦) مناسب مہلتوں کے بعد بھی اگر تکمیل نہو تو ایسی حالت میں مقامی معززان کو ولی و سرپرست مقرر کرکے تکمیل عقد کرنیکے لیے ہدایت کی جاے -

دفعہ (٧) بحالت بالغ ہونے بیوہ کے حسب سفارش مقامی معزز باشندوں کے تکمیل عقد کے لیے مناسب ہدایت کی جائیں ' جن کے عمل در آمد نہونے پر برادری کے ہر قسم کے رسوم میں شرکت کرنیسے اسے روک دیا جاے - خود اسکے یہاں کی تقریب غمی و شادی میں اہل برادری وغیرہ کی شرکت ممنوع قرار دی جاے - عدول حکمی کی سزا اخلاقی و میعادی ہونا چاہیے -

دفعہ (٨) خاص عمر کی اور مریض اور ایسی بیوائیں جو صاحب اولاد ہوں اور جنکے عقد کرنیسے اونکی اولاد کی بربادی کا اندیشہ ہو مستثنی قرار دی جائیں -

دفعہ (٩) بیوہ ترکۂ شوہر اول سے محروم نکی جاے - نفاذ قانون کا اثر عقد اول سے عقد ثانی تک رہے - مکرر بیوہ ہونے پر اسے نکاح کے لیے مجبور نہ کیا جاے -

ہندو بیواؤں کے لیے بھی بہ نظر ہم وطنی و ہمدردی انسانی کوئی ایسا ہی قانون جاری ہونا چاہیگے -

کیا عرب سے اسلام کی حکومت مٹ جائیگی ؟

میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے اردو اخباروں میں آپ ہی کا ایک اخبار ایسا ہے ' جو اسلامی معاملات پر آزادی سے بحث کرتے ہوے اپنی آواز کو قسطنطنیہ کے باب عالی اور دہلی کے ایوان حکومت تک پہنچا سکتا ہے - اور گو میری ناچیز تحریر اسکے زریں کالموں کے لیے عیب ہے - مگر میں ان خیالات کو اظہار کیے ہوے بغیر نہیں رہسکتا ' جو مجھکو عرصے سے پریشان کررہے ہیں - اگرچہ مجھے یقین ہے کہ وہ اخبار کے کالموں میں شائع ہونے کا شرف نہیں پاسکتے - لیکن اس امید پر کہ ممکن ہے آپ میری راے سے اتفاق کرتے ہوے اپنے قلم فصاحت کو جنبش دیں وہو المقصود -

موجودہ رفتار سیاست کو دیکھتے ہوے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیندہ عرب و حجاز کا حاکم اعلے کون ہوگا - یہ سوال گو بظاہر ایک سرسری بات ہے - مگر موجودہ و گذشتہ واقعات ایک آنیوالے خطرے سے مجھکو ڈرا رہے ہیں ' اور میں چاہتا ہوں کہ جسطرح ممکن ہو ان خطروں کا ذکر مفصل کروں - میں جس خطرناک شہنشاہ عرب کا وحشتناک خواب دیکھ رہا ہوں - اسکی تعبیر ریوٹر ایجنسی نے ترکی و انگریزی معاہدہ خلیج فارس کو ظاہر کرتے ہوے - کردی ہے -

عرب کے موجودہ پالیٹکس کو سمجھنے کے لیے بہتر ہوگا کہ تاریخ عرب میں ترکی اور انگریزی اقتدار کے ماجراے سیاست پر بحث کرتے ہوے معاہدۂ خلیج فارس و مسئلہ و مصر پر راے زنی کی جاے :-

" عرب میں ترکی حکومت شریف جعفر " اول سے شروع ہوئی سلیمان صاحبقران (١٥٢٠ - ١٥٦٦) کے عہد میں عثمانی سلطنت منتہاے عروج پر تھی - اسوقت تمام عرب ترکی ایشیا میں شامل تھا - مگر انیسویں صدی کے شروع میں مدت تک ترکی حکومت عرب میں متزلزل رہی - سنہ ١٨٢٠ع میں ترکی حکومت کا دوبارہ اعلان ہوا - اور عبد المطلب مکہ کے شریف اعظم مقرر ہوے - لیکن شریف اور پاشا میں منافسۃ کے باعث عبد المطلب کو معزول کرکے محمد بن عون کو حاکم مشہور کیا گیا - ١٥ - جون سنہ ١٨٥٨ع کو جدہ میں انگریزی قونصل کے قتل ہو جانے کی وجہ سے انگریزوں اور حجاز کے فرمانرواؤں میں لڑائی ہولی - جدہ پر گولہ باری کی گئی ' اور اس شرط پر جھگڑا رفع ہوا کہ انگریزوں کو تاوان دیا جاے اور قاتلوں کو سزا دیجاے - نہر سویس کے اجرا سے ترکی کا تعلق مکہ سے قوی ہوگیا - جدہ بحر قلزم کے سلسلہ تار سے ملادیا گیا - بابعالی سے مکہ کو تار پہونچنے لگے - طائف میں تار پہونچایا گیا - شرفاے حجاز کے لیے مخالفانہ کارروائی کا موقع نہ رہا - جنگ روس و روم میں مکہ سے سپاہیوں کے ایک رجمنٹ بھرتی کرنے کی کوشش کی گئی -

سنہ ١٨٦٩ میں مدینہ ' جدہ ' مکہ اور طایف میں عثمانی دفتر اور محکمے قائم ہوے - مکہ میں عبد اللہ ایک ہر دلعزیز شریف تھا - اسکے بعد اسکا بھائی مقرر ہوا جو سنہ ١٨٨٠ع میں قتل کردیا گیا - اسی سال عبد المطلب دوسرے مرتبہ شریف ہوا - گو کہ اسنے انتظامات تو اچھے کیے مگر طبیعتیں پہلے ہی سے اس کی جانب سے متنفر ہوچکی تھیں - عزل کی درخواست کی گئی -

عثمان پاشا نے آکر اس مسن و معمر شریف کو معزول کردیا ' اور شہر کی حکومت خود سنبھال لی - ١٨٨٢ میں حسین کا بھائی عون الرفیق شریف مقرر ہو ' اس دو عملی سے بدوؤں نے بغاوت کردی - رفیق مدینہ بھاگ گیا - اور عثمان پاشا

كي معزولي تـک واپس نه آيا' عثمان پاشا سے اهل مكه ناراض تھے - كيونكه اُسنے شريف كے بچوں اور غلاموں كو قتل كرکے شہر ميں اُن كے سروں كي تشہير كرائي تھي - صفوة پاشا اُسكے جانشيں نے بغاوت فرو كي - حجاز اور يمن كے درميان عسير كا علاقه هے' يہاں كے لوگ قديم سے بہادر اور آزادي پسند هيں' زيدي مذهب كے پيرو هيں - سنه ١٨٢٢ سے ١٨١٧ تـک تركي افواج نے ان كوهستانيوں سے ٦ لڑائياں كيں - مگر هر مرتبه شكست هوئي - سنه ١٨٣٣ و ١٨٣٤ ميں پھر لڑائي جاري هوئي - اگست ١٨٣٤ ع ميں بڑے معركے كي لڑائي هوئي - جسميں تركوں كي فتح هوئي - مگر عرب تركي قلعوں پر چھاپے مارتے رهے - اور ستمبر ميں ترک پھر شكست كھاكر واپس گئے - سنه ١٨٣٦ ميں پھر حمله كيا گيا - مگر پہلے سے زياده نقصان اٹھانا پڑا -

سنه ١٨٤٠ ميں عربوں نے تركوں سے يمن كو جبراً خالي كراليا - مگر ١٨٧٢ - ميں ترک پھر صنعاء يمن ميں داخل هوگئے - كيونكه امام يمن قبائل كي غارتگري كا انسداد نہيں كرسكتا تھا - اسليے مخه كے سوداگروں نے تركوں كو حكومت كے ليے دعوت دي - مارچ سنه ١٨٧٢ ميں احمد مختار پاشا كے زير كمان بيس هزار جرار تركي فوج براه جده بھيجي گئي - جو ٥ - اپريل كو صنعاء ميں داخل هوئي - اهل شہر نے بغير لڑائي دروازے كھول ديے - فوجيں صنعاء كے شمالي و جنوبي علاقوں ميں هر سمت پھيل گئيں - جب يه فوج سلطان لحج كے علاقه كي طرف بڑھي - جسنے انگلستان سے عهد نامه كيا تھا' تو عدن كے انگريزي رزيڈنٹ نے جنگي توپ خانه اور رساله بھيجا - اور گورنمنٹ انگريزي نے بابعالي ميں اعتراضات پيش كيے - حتى كه دسمبر سنه ١٨٧٢ ميں تركي فوج واپس آگئي - سنه ١٨٧٥ ميں يمن كي جنوبي سرحد پر يورش هوئي - جو فرو كردي گئي - فوج نے صنعاء پر قابض هوكر امام يمن كو معزول كرديا تھا - مگر مذهبي اثر كي وجه سے اسكو شہر ميں رهنے كي اجازت تھي - اور عثماني سلطنت كے وفاداري كي شرط پر اُس كو پنشن بھي عطا هوئي - اُسكي وفات پر يحيى حميد الدين زيديوں كا امام اور بابعالي كا وظيفه خوار قرار پايا' سنه ١٨٩٢ ميں چار سو تركي فوج بني مروان سے جده كے شمالي ساحل پر ٹيكس وصول كرنے گئي - عربوں نے حمله كرکے اُس كو نيم جان كر ڈالا - اور حميد الدين كو زبردستي سپه سالار بناكر تمام قبيلے جہاد كے ليے آماده هوگئے - يمن ميں صرف ١٥ - هزار تركي فوج تھي - صنعاء سے امام بھاگ گيا - اور باغيوں نے شہر پر قبضه كرليا - مناخه' طالر' پيرم پر بھي تسلط هوگيا - صنعاء - حديده اور شمال كے دو چھوٹے شہروں كے سوا تمام يمن باغيوں كے هات آگيا - اور فيضي پاشا گورنر سابق كي سر عسكري ميں حديده كو كمک بھيجي گئي' جو مناخه كو فتح كرتے هوے آگے بڑھي - تيس ميل پر اسكي مزاحمت كي گئي - باغي باره روز تـک سيدي الحوالي كے زير امان ايک تنگ درے ميں مزاحم رهے - آخر پسپا هوكر پہاڑوں ميں بھاگ گئے اور تركي فوج بڑھكر صنعاء پر قابض هوگئي - جنوري سنه ١٨٩٣ كو تمام شہر مسخر هوگيا - سڑكيں كھل گئيں - بغداد پر تركوں نے سنه ١٦٣٨ ميں قبضه كيا - جو آجتـک صوبه كا پايۂ تخت هے - سنه ١٨٨٤ ميں بصره بغداد سے عاحده كيا گيا - القطيف اور الحسا پر تركوں كا قبضه سنه ١٨٧١ ميں هوا - الحسا آجكل ولايت بصره كا ايک حصه سمجھا جاتا هے - اور هف هف ميں نجد كا متصرف پاشا رهتا هے - جزيرۂ نماي القطر ميں تركي فوج كا قلعه هے' بحرين اور كويت كے شيخ تركي كے باجگذار هيں -

انگـــريـــزي اثـــر

فرماں رواے عمان كو انگريزوں سے وظيفـــه ملتــا هے - عدن برٹش مقبوضات ميں ايک اهم جزيره هے - يه يمن - بحيرۂ قلزم اور تمام مغربي عرب كا راسته هے' پہلے پہل سنه ١٦٠٩ ميں كپتان شارو كے ايسٹ انڈيا كمپني كا جهاز ليكر عدن گيا تھا وهاں اُسے قيد كرکے فديه ليے كر رها كيا گيا - اس جهاز كے دو انگريزوں نے روپيه دينے سے انكار كيا - اُنكو صنعاء ميں پاشا كے پاس بھيجديا گيا - سنه ١٦١٠ ع ميں ايـک اور انگريزي جهاز سے دغا كي گئي - سنه ١٨٢٠ ع ميں بحريۂ هند (انڈين نيوي) كے كپتان هنس عدن گئے - سنه ١٨٢٩ ع ميں كورٹ اف ڈائركٹر نے عدن كو كوئله كا اسٹيشن بنانا چاها - مگر پھر اس خيال سے باز رهے - ليكن ساحل عدن ميں جب ايک جهاز كے ٹوٹ جانے پر بدويوں نے مسافروں اور ملاحوں پر دست درازي كي تو گورنمنٹ بمبئي نے عدن پر سنه ١٨٣٨ ميں ايک مهم بھيجي - اور لكها كه عدن همارے حوالے كر ديا جاے - سنه ١٨٣٩ ميں تين سو يوروپين اور چار سو هندوستاني فوجوں نے جهاز والگا سے گوله باري كي اور اسكو مسخر كرليا - عربوں نے براه خشكي چار مرتبه عدن لينےكي كوشش كي' مگر هر مرتبه نقصان كے ساتھه ناكامياب رهے - اسكي بائٹرياں' دمدمے سڑكيں - قلعے بہت مستحكم هيں - هر سال حفاظت كے ليے نئي تعميرات كي جاتي هيں - اور پراني كو مضبوط كيا جاتا هے - يه مقام جو تجارت كا ايک بڑا مركز اور دنيا ميں اول درجے كا كوئلے كا اسٹيشن هے احاطۂ بمبئي كے زير حفاظت هے - ايک ريزيڈنٹ اور دو اسسٹنٹوں كے هات ميں عدن انتظام هے' نهر سويس كے اجرا سے تجارت بڑھتي جاتي هے - عدن اپنے نواح كي چھوٹي چھوٹي عربي رياستوں كے استحكام كا بھي ذمه دار هے - جزائر سقوطره اور جزائر كوريا موريا بھي عدن سے ملحق كر دیے گئے - اور افريقه كا ساحل سومال بھي - سقوطره كا رقبه ١٣٨٢ ميل مربع سے زائد هے - اور آبادي دس هزار كے قريب - سنه ١٨٨٦ ميں سلطان سقوطره سے اسكي حفاظت كا عهد نامه هوا - كوريا موريا كے پانچ جزيرے سلطان مسقط نے بحيرۂ قلزم كا سلسلۂ تار قائم ركھنے كے ليے انگريزوں كو دیے تھے جو بہت زر خيز هيں - حديده كے شمال بحيرۂ قلزم ميں طولاً ١٥ - ميل اور عرضاً ٥ - ميل جزيرۂ قمران (كامران) واقع هے - يه بھي مقبوضات انگريزي ميں خيال كيا جاتا هے - يہاں حجاج كو قرنطينه ميں رهنا پڑتا هے - جزائر بحرين پر بھي انگريزوں كا اثر هے - موجوده سردار شيخ عيسى كو سنه ١٨٦٩ ميں انگريزوں هي نے تخت نشين كيا - اور اپني حفاظت ميں ليا - سنه ١٨٧٠ ميں اسكو با قاعده حكمراں بناكر دوسرے مدعيوں كو هندوستان ميں جلا وطن كرديا - بو شہر كا انگريزي ريزيڈنٹ ان جزائر كي نگراني كرتا هے - تاهم يه سلطان كے مقبوضات سمجھے جاتے هيں -

بحيرۂ قلزم كے سرے پر جزيره پيرم سنه ١٧٩٩ع ميں ايسٹ انڈيا كمپني كے قبضه ميں آيا - اور بمبئي سے وهاں فوج بھيجي گئي - مگر چند هي روز ميں واپس بلالي گئي - سنه ١٨٥٧ ميں پورا پورا انگريزي دخل هوگيا - سنه ١٨٦١ ميں لائٹ هاوس كي تكميل هوئي' اور قلعه ميں مستقل فوج متعين كي گئي - مصر كے عربي مقبوضات پر بھي انگريزي حفاظت رهتي هے - جزيرۂ نماے سينا - اور بحيرۂ قلزم كا ساحلي علاقه نهر سويس كے گورنر جنرل كے زير حفاظت هے - خليج فارس اور بحيرۂ روم كو ملانے كے ليے فرات سے بصره تک اور پورٹ سعيد سے مشرق هوكر بصره تک ريلوے بنانے كي تجويزيں هيں - مجوز انگريزي و مصري حكومت هے - انگلستان سنه ١٨٧٢ سے بري راستے سے ريل بنانا چاهتا هے مگر ابھي عملي صورت ميں نہيں لا سكا -

باسفورس كے ايشيائي ساحل سے انقره (انگوره) كو جو ريل آئي هے وه جرمن كے ايک سنڈيكيٹ كے زير اهتمام هے - اس لائن كے بغداد تک وسيع هو جانے كي تجويز هے - عرب ميں انگلستان كے دو حاكم رهتے هيں - ايک بو شهر كا برٹش رزيڈنٹ جو قونصل جنرل كے نام سے مشهور هے - دوسرا عدن ميں اوسی نام سے رهتا هے - بو شهر كے رزيڈنٹ كي نسبت لارڈ كرزن نے لكها هے كه " اسكو اگر خليج فارس كا بادشاه بے تاج كها جاے تو درست هے - اس كے ماتحت ايک دو مسلح جهاز رهتے هيں - ايرانی اور عرب اپنے جهگڑوں ميں اسكو سرپنچ بناتے هيں - ايک جهاز خاص اسكي ضرورت كے ليے رهتا هے " اس شاهی اثر كا قائم كرنيوالا كرنيل راس اور اسكا پيشرو سر لولس بيلي تها - بحرين كے سرداروں سے بحري امن كے قيام اور دول غير كي مزاحمت اور انسداد غلامي كے ليے عهد نامے هو چكے هيں - القطر كے جنگجو عربوں سے بهي عهد نامے كيے گئے - سنه ١٨٥٣ ميں ديگر قبائل سے اس شرط پر دائمي عهد نامه هوا تها كه بحري لڑائي نه كيجاے - سب جهگڑے برٹش رزيڈنٹ سے فيصل كرائے جاتے هيں - اسكے علاوه ايک خاص عهد نامے كے رو سے شيخ بحرين نے اس مجمع الجزاير كو انگريزي حفاظت ميں ديديا هے - سواحل الحسا و القطر كے عرب قبائل تركي حكومت كے مطيع هيں - مگر انگريز ان كے منازعات ميں بهي دخل ديتے هيں - القطيف سے بصره تک تركي علاقه پايا جاتا هے ملک گيري كي هوس عرب كو اپنے ماتحت بنانے كي بيحد خواهشمند هے - اور جبكه تركي سلطنت ميں ضعف كے آثار پائے جاتے هيں تو يه تخيل بالكل بجا هے كه مصر كي طرح بصره و بغداد ميں بهي هماري قوت زور پكڑے گي - اور مقدس سرزمين كے هم وارث هونگے - ان مدبروں نے كاغذي لڑائي شروع كردي هے - بري و بحري عساكر سے امداد كا وعده ليا هے - امير البحر نے خليج فارس ميں بحري قوت مستحكم كي هے - پوليٹكل افسروں كے اسٹاف و سلسلۂ تلگراف كي توسيع هونے كو هے - كويت كا جزيره تركي سلطنت كے ماتحت رياست هے مگر مجبراے سياست جو چاهے انقلاب پيدا كردے - تركوں كا فرض هے كه اس سياسي كشمكش كو جهانتک انكو فرصت اجازت دے دور كرنے پر جلد متوجه هوں - اور اپنے حقوق هي كي نهيں بلكه در اصل اسلام كي حفاظت كريں - مغصوبه ممالک كو اگر واپس لينے كي طاقت نهيں ركهتے تو كم سے كم اپنے بچي هوئی املاک كو تو بچائيں اور اگر ايسا نهيں كرسكتے تو منتظر رهيں كه :

" قومے از غيب برون آيد و كارے بكند "

اطـــلاع

دفتر الهلال كے ذريعه پريس كا تمام سامان ' اور ليتهو اور ٹائپ كي مشينيں ' نئي اور سكينڈ هنڈ ملسكتي هيں -

هر چيز دفتر اپني ذمه داري پر ديگا -

سردست دو مشينيں فروخت كيليے موجود هيں :-

(١) ٹائپ كي ڈبل كراؤن سائز ' پدن كي مشين ' جو بهترين اور قديمي كارخانه هے - اس مشين پر صرف دو ڈهائي سال تک معمولي كام هوا هے - اسكے تمام كيل پرزے درست اور بهتر سے بهتر كام كيليے مستعد هيں -

ابتدا سے الهـــلال اسي مشين پر چهپتا هے - دو هارس پاور كے موٹر ميں سوله سو في گهنٹه كے حساب سے چهاپ سكتي هے -

چونكه هم اسكي جگه بڑے سائز كي مشينيں لے چكے هيں - اسليے الگ كرديناً چاهتے هيں -

(٢) ٹيڈل مشين ' جو پانوں سے بهي چلائي جاسكتي هے ' ڈيمائي فوليو سائز كي - اس پر هاف ٹون تصاوير كے علاوه هر قسم كا كام جلد اور بهتر هوسكتا هے -

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت عليۀ اسلاميـــه

(٢٣)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

[بذريعه جناب حامد علي صاحب گرداور و به سعي ممبران مسلم كلب اودے پور مبلغ ٣٠٠ سو ٣٢ - روپيه ايک آنه ٣ - پائي

(بتفصيل ذيل)

نام	پائي	آنه	روپيه
نبي بخش صاحب	-	١٣	-
شير خان صاحب	-	١٠	١
جماعت كفش دوزان	-	٤	١٦
كريم بخش صاحب	-	١٠	١
قاسم صاحب	٢	٦	-
رحيم بخش صاحب	-	١٣	-
ميان رحيم بخش صاحب	-	-	٥
اسحق صاحب	-	١٣	-
قادر بخش صاحب	-	١٣	-
الله ركها جي اوستا	-	١٣	-
نتهي خان عرف باهتو	-	١٣	-
بدو جي	-	١٠	-
احمد بخش صاحب	-	١٣	-
عبدالستار صاحب	٩	-	٤
جماعت كهار ٹولي	٩	٩	٦
فتح محمد و ابراهيم - نذرالدين صاحبان	٦	١٣	١٢

علاوه ازين ايک انگشتري طلائي بهي عنايت كي هے - جو فروخت هوكر مداخله قيمت دوسرے مني آرڈر كے همراه روانه كيجاويگي

نام	پائي	آنه	روپيه
اسلم خان صاحب	٩	١٣	-
محبوب خان	١٠	١٠	٩
پيش نائب خان	-	١٠	١
دراجو صاحب	٩	١٠	١
رمضان خان صاحب	-	١٠	١
محراب صاحب	-	١٠	١
مدن شد پوش صاحب	-	-	١
منشي محب الله خانصاحب	-	-	١
حوالدار محمدي سلطان محمد صاحب	-	٢	١٦
محمدي مير محمد صاحب	-	١٣	-
دفعدار تاج محمد صاحب	-	٧	٢
شمس الدين صاحب	-	٦	٢
رتن لال صاحب	-	١٣	-
مير بخش صاحب	-	٦	-
رساله دار نوثي خان صاحب	-	١٣	-
امين اسماعيل صاحب	-	١٣	-
رحيم بخش صاحب	-	١١	٢
انت خاتون	-	١٣	-
محمد امير خانصاحب	-	-	٨
بانت فاطمه سيد صاحب	-	-	٤
بانت فاطمه مرحوم	-	٧	٩
نوشان سردار و دفعدار حوالدار	-	٢	٣
الله بدلي صاحب	-	٣	١٦
ميان امال شاه صاحب	-	-	٥
سليمان صاحب	-	-	٥
داؤد جي سنگ تراش	-	-	٥
حسن بخش جي سنگ تراش	-	-	٣
عظيم جي سنگ تراش	-	-	١
رحمن بخش جي واني	-	-	١
الله ركها جي جوزتكو	-	-	٢
فضل الدين جي سنگ تراش	-	-	٢
فخرالدين جي سنگ تراش	-	-	٢
نامي نخير	-	-	١
امير خان جي	-	-	١
امام بخش جي	-	-	١
عوض خان جي	-	-	١
زمان خان جي حوالدار	-	-	١

	روپيه	آنه	پائي
ر زبر علي جي سنگ تراش	۱	•	•
سليمان جي سنگ تراش	۱	•	•
بچو جي سنگ تراش	۱	-	•
بيرو جي سنگ تراش	۱	•	•
سلدي گهاسي جي	•	۸	•
ميران بخش جي سنگ تراش	۱	۱۴	•
پيرو جي صاحب	•	۱۳	•
علي جي صاحب	•	۳	•
تانگے والے شهر ادے پور	۶	۱۵	•
محمد حسين خان صاحب	۵	-	-
دفعدار فضل الهي جي	۱	-	•
سوار گهاسي خانجي	•	۸	•
سوار حكيم علي جي	•	۸	•
سوار شير محمد جي	•	۸	•
نشان بردار سردار خانجي	۱	•	•
گل محمد جي	•	۸	•
عنايت خان سپاهي	•	۸	•
عالم حسين جي سپاهي	•	۸	•
خدا بخش جي سپاهي	۱	-	-
زورآور خانجي سپاهي	•	۸	•
خواجو خان جي سپاهي	•	۸	•
اليار خان جي سپاهي	•	۸	•
كالو جي سپاهي	۲	۲	•
سليمان جي سپاهي	۱	•	•
نور خان جي سپاهي	•	۸	•
دادو جي سقه	•	۸	•
منير خان جي سپاهي	•	۸	•
چهتر خان جي سپاهي	•	۴	•
كچرو جي چوزي دار	۲	۸	-
دهن جي چوزي دار	•	۴	•
ناهنو جي چوزي دار	۱	•	•
حافظ محمد اسماعيل صاحب	۱	•	•
فقير روشن شاه جي	•	•	-
فقير چمن شاه	•	۲	•
پير محمد جي	•	۸	•
كيسر … جي			
گلاب صاحب	•	۴	•
بهشتي … جي	•	۸	•
محمد صديق صاحب	•	۸	•
لال محمد صاحب	•	۲	•
حوالدار … صاحب	۱	•	•
جمعدار … محمد صاحب	•	۱۲	•
… صاحب	•	۶	•
اوسه … بخش صاحب	۱۷	۲	•
ابراهيم صاحب	۱۲	•	•
عبدالرحمن صاحب	۸	•	•
الله … صاحب	•	۱۲	•
منشي الهي بخش صاحب	۱	۱۰	۹
جمعدار … صاحب	•	۱۳	•
امير صاحب	•	۳	•
قمرالدين صاحب	•	۱۲	•
[illegible]	۱	•	•
[illegible]	•	•	•
[illegible]			•
[illegible]	•		
[illegible]	•		
[illegible]	•	•	
[illegible]	•	•	•
[illegible]	•		•
[illegible]	•		•
[illegible]	•	•	•
[illegible]	•		•
[illegible]	•		•
[illegible]	•		•
[illegible]	•		•

	روپيه	آنه	پائي
كريم بخش صاحب	•	۱۳	•
كالو … صاحب	۱	۱۰	•
پير بخش صاحب	۱	۱۳	•
نور بخش صاحب	۲	•	•
مسماة سكينه بائي	•	۳	•
نانی سديه بائي	•	۶	•
زوجه بيا جي صاحب	•	۱۳	•
مولوي عبداللطيف صاحب	•	۱۳	•
كريم بخش صاحب	•	۱۳	۶
كهيسو صاحب	-	۶	۹
غلام محمد صاحب	..	۱۳	-
شفيع محمد صاحب	-	۱۳	-
قطب الدين صاحب	-	۶	۶
غلام محمد صاحب	-	۱۳	-
امير الدين صاحب		۳	-
مسماة … بائي	.	۶	۶
حوالدار شفيع محمد صاحب	-	۱۳	-
منشي ابراهيم خان صاحب	-	۱۳	-
نور محمد صاحب	-	۱۳	-
ابراهيم صاحب	۲	-	-
بهادر ج كهيسو جي …	-	۶	-
بهادر صاحب			
كالو صاحب	-	۳	۳
چاند محمد جي اوستا	۱	۱۰	-
مسماة … بائي	-	۶	-
علاءالدين صاحب	-	۱۳	-
اسماعيل صاحب	۱	-	-
نتها جي …	۱	-	-
الهي بخش صاحب	-	۶	۶
كريم بخش جي اوستا	-	۲	۳
… صاحب	۱	-	-
ميجر … شاه صاحب	۳	۳	-
… صاحب	۲	-	-
محمد يوسف صاحب	-	۸	-
اوستا … بخش صاحب	-	۳	۳
اوستا … محمد صاحب	-	۸	-
اوستا … محمد …	-	۶	۶
[illegible]	-	۱	۶
والده … صاحب	-	۱	۶
زوجه … اوستا	-	۱	-
زوجه … اوستا	-	۶	-
زوجه … اوستا	-	۹	-
[illegible] اوستا	۱	-	-
زوجه …			
[illegible]	•	۱	۶
[illegible]	•	۳	۳
… جي	.	۱۳	-
كالو جي	-	۳	۳
… جي	-	۳	۳
كريم … صاحب	-	۸	-
[illegible]	-	-	۹
[illegible]		۶	-
[illegible]	-	۶	-
[illegible]		۶	۹
[illegible]		۱۳	-
[illegible]	۱	-	-
[illegible]			
[illegible]	۲۰	-	-

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PTG. PUBL. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.